

جناب سپیکر: 'کوئینز آؤر': جناب مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر جی۔۔۔۔۔
 محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔
 جناب سپیکر: آپ نے نشاندہی کر لی ہے تو اب گننا پڑیگا جی۔ گن لیں جی۔
 مفتی سید جانان: پورا ہے جی، پورا ہے۔
 جناب سپیکر: ہاں زیادہ ہے جی، پورا ہے جی۔ تھینک یو جی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

* 790۔ مفتی سید جانان: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ سال، ہنگوٹا ٹل سڑک پر موجود درختوں کی نیلامی ہوئی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ درختوں میں کونسی قسم کے درخت شامل تھے سارے درخت کتنے مربع فٹ تھے، نیز ان کی

نیلامی کیوں کی گئی ہے;

(ii) مذکورہ درختوں کو کتنی رقم میں فروخت کیا گیا، نیز ٹھیکیداروں کے ناموں کی تفصیل بھی فراہم کی

جائے؟

جناب واحد علی خان (وزیر جنگلات و ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) نیلام شدہ درختان میں مندرجہ ذیل قسم کے درختان شامل تھے:

نام درختان	تعداد درختان	مکسرفٹ
تیشم	411	13070.9
یوکلپٹس (لاچی)	1	19.1 cft
بکائن	4	74.6 cft
ویلو	1	17.40cft
پھتس	3	113.8 cft
توت	9	358.3 cft

983.4 cft	12	پاپلر
28.5 cft	1	بیر
14666 cft	442	ٹوٹل

درج بالا درختوں کی نیلامی اسلئے کی گئی کہ یہ درختان خشک اور بوسیدہ ہو گئے تھے۔
(ii) درج بالا درختان ٹھیکیدار شہر یار ولد شمشاد سکھ جنگل خیل کوہاٹ اور روئید مردان ولد علی مردان سکھ
در سمند کو نیلامی میں مبلغ -/4310212 میں فروخت کئے گئے۔ سپلیمنٹری میٹرل درج ذیل ہے:
مذکورہ درختان جو کہ ہنگوٹل روڈ پر واقع ہیں، وہ درختان نیلامی کے بعد کاٹے گئے ہیں۔ یہ کام چند
ناگزیر وجوہات کی بنا پر کیا گیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

- 1- یہ درخت انتہائی بوسیدہ اور گل سڑ گئے تھے اور کچھ ہی عرصہ میں یہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں
تبدیل ہو کر بالکل بے کار ہو جاتے جس سے حکومت کو نقصان ہوتا۔ اس نقصان کے پیش نظر ان کو نیلام
کر کے کاٹا گیا ہے تاکہ حکومت کو نقصان سے بچایا جائے۔
- 2- ان کی بوسیدہ حالت کی وجہ سے ان کے کسی بھی وقت گرنے کا خطرہ تھا اور ان کے مین روڈ پر
واقع ہونے کی وجہ سے یہ کسی بڑے جانی نقصان کا باعث بن سکتے تھے، لہذا کسی بھی حادثہ سے بچنے کیلئے ان
کو بروقت کاٹا گیا ہے۔
- 3- ان درختوں کے چوری ہونے کا بہت اندیشہ ہوتا ہے، یہ درخت اگر گر جائیں تو لوگ ان کو چوری
کر لیتے ہیں۔

- 4- قانون کے مطابق ایسے درختوں کو کاٹا جاتا ہے تاکہ ہر قسم کے نقصان سے بچا جاسکے۔
- 5- موجودہ خراب حالات کی وجہ سے بھی ان درختوں کو نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکبنے مفتی صاحب، شتہ؟

مفتی سید جانان: دیکبنے جی سپلیمنٹری سوال دا دے، دا لاندے دوئی لیکھی چہ
"درج بالا درختوں کی نیلامی اسلئے کی گئی کہ یہ درختان خشک اور بوسیدہ ہو گئے تھے"، دیکبنے اکثر
ونے چہ کومے وے، ہغہ دغہ شاننتے نہ دی، روڈ باندے واقعی ونے دی خودا د
خپلو مفاداتو د پارہ خرش کرے شوے دی جی اوچہ کلہ دا ونے اووہلے شوے، د
عوامی نیشنل پارٹی دیر لوئے کسان ما تہ راغلی وو، بیا ہغوی محکمے والا

سرہ دوہ درے ځله رابطہ او کړه چه دا بالکل شنې ونې دی او دا هسے کټ کیری، یو خو جی زما دا خواست دے چه د دے د تحقیق او کړلے شی او بل دا چه ټوټل څومره فټ دی، دا جی 14666 cft ټولے ونے جوړے شوه دی او د دغے ونو قیمت 4310212، دا جی چه تقسیم کړے، 293.891 باندے یو فټ راځی نو دا ونے ئے په ډیر کم قیمت خرڅے کړے دی، د دے تحقیق پکار دے چه دا ولے په دوامه کم قیمت باندے خرڅ کړے شوه دی؟

جناب سپیکر: جناب----

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر! زما پکښے هم یو ضمنی کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: جی، زمین خان صاحب، ضمنی سوال، ضمنی سوال۔

جناب محمد زمین خان: تهینک یو جی۔ سر! ضمنی کوئسچن دے۔ دوئ دا سپلیمنټری میتیریل چه کوم ورکړے دے، په دیکښے په دے پانچ نمبر باندے وائی چه "موجوده خراب حالات کی وجه سے بھی ان درختوں کو نقصان کا اندیشہ ہے"، نو دا کوم خراب حالات وو چه د هغے په وجه باندے دے ونو ته د نقصان خطرہ وه؟

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر! زما هم یو ضمنی کوئسچن دے په دے سلسله کښے۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب! میرا بھی ایک ضمنی ہے۔

جناب سپیکر: جناب تاج محمد خان صاحب۔

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر! دوئ په دے جواب کښے دا لیکلی دی چه دا ونے سخا شوه او دننه نه ډډے شوه وے نو په دے وجه باندے دا مونږ کټ کړے دی نو جناب سپیکر، زما د منسټر صاحب نه ضمنی سوال دا دے چه زمونږ په صوبه کښے د جنگلاتو په کټ کولو باندے Ban دے نو نور وځایونو کښے چه دا ونے کومے سخا کیری یا ډډے شوه دی، خرابیری نو د هغے د پاره دوئ د پالیسی ورکولو څه اراده شته که نه؟ تهینک یو جی۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ۔ جناب سپیکر، زہد دے پہ وساطت سرہد منسٹر صاحب نہ دا پوہنتنہ کوم چہ آیا دا ہغہ ونے خونہ دی چہ پہ کوہات کنبے پرے ایف آئی آر کت شوے دے؟ ہغہ جنگلات۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: نور سحر بی بی کامائیک آن کریں۔

محترمہ نور سحر: محترم سپیکر صاحب! میرا ضمنی کونسلین ہے کہ شیشم کی جو لکڑی ہوتی ہے، اس کی کم از کم ایک فٹ کی قیمت ہزار روپے سے کم نہیں ہے، یہاں پہ انہوں نے 14666 بتایا ہے، جو لکڑی بتائے ہیں، یہ اگر ہزار روپے بھی لگایا جائے تو کم از کم 13,70,000 اس کی قیمت آتی ہے، تو یہ لکڑی اتنے کم کیوں آئے ہیں اس لکڑی کے، یہ اتنے سستے بھاؤ کیوں بنی ہے؟

جناب سپیکر: جناب منسٹر انوائرنمنٹ، واجد علی خان صاحب۔

وزیر جنگلات و ماحولیات: محترم سپیکر صاحب! مفتی صاحب چہ کوم سوال کرے دے، د ہغے جواب بنہ تفصیلاً راغلیے دے، دیپارٹمنٹ ور کرے دے خود ہغے باوجود چہ ہغوی کومہ خبرہ کوی چہ دیکنبے شنے ونے ہم وھلے شوے دی، زما پہ خیال باندے پہ دیکنبے زمونر د قومی اسمبلی ممبر پیر حیدر صاحب پہ ہغہ تائم باندے ما تہ فون کرے وو او د ہغے د پارہ ما ہغوی تہ دا او وئیل چہ تاسو لارشی پخپلہ، کہ پہ دیکنبے داسے ونے کت کیبری چہ ہغہ واقعی شنے وی یا داسے تھیک وی او دوی نے کت کوی نو چہ د ہغوی خلاف مونر ایکشن واخلو۔ بیا ہغہ دی ایف او غوبنتلے دے او ہغہ دی ایف او تلے دے او د پیر حیدر کسان ہم تلی دی او تولو پہ ہغہ وخت کنبے تفصیلاً ہغہ ونے کتلے وے۔ کہ داسے یوہ نیمہ ونہ پکنبے وی، خکہ چہ زہ نہ شم وئیلے، خکہ چہ زہ خود ہغوی پہ دغہ باندے، ہغہ د ہغہ علاقے ایم این اے وو، ہغہ ما تہ او وئیل چہ دا ونے چہ دی، دا تھیک کت کیبری، پہ دے وجہ باندے ہغہ ونے کت شوے دی۔ د دے نہ علاوہ جی دوئی چہ کوم د قیمت خبرہ کوی، نو د دے لاتونہ جو پیری چہ لاتونہ جو رشی نو پہ دے باندے بیا اوپن آکشن کیبری، دیکنبے خہ پت آکشن نہ وی چہ یرہ خہ پہ پتہ باندے کیبری، پہ ہغے باندے خلق بنہ پورہ بولی کوی چہ

خومرہ زیاتہ بولی راشی، پہ ہغہ بولئ باندے خرخیری، نوزما پہ خیال باندے پہ ونہ کبنے چہ د کار کوم خائے وی، ہغہ تنہ وی، د ہغے مکعب فت دغہ کیری، باقی خود خشاک لرگی پہ ہغہ انداز باندے خرخیری۔ زما پہ خیال باندے داسے خہ Irregularities ہغوی مونرہ تہ Mention کرے ہم دی او د دے باوجود کہ ایم پی اے صاحب پہ دے مطمئن نہ وی او داسے خہ خبرہ وی نوزمونرہ پہ نوپس کبنے د راولی، انشاء اللہ تعالیٰ ہغے باندے بہ مونرہ تحقیق ہم اوکرو او د دوی د خبرے ازالہ بہ ہم اوکرو چہ خنگہ دوی دا خبرہ Mention کرے دہ۔ کہ پہ دیکبنے شنے ونے وھلے شوے دی یا غلطہ کتائی پکبنے شوے دہ، نو د ہغے د پارہ خنگہ چہ دوی مطمئن کیری نو ہغہ شان خبرہ بہ مونرہ تہ اوکری، د پیار تمنہ بہ پہ ہغے باندے ضرور ایکشن اخلی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: جواب خود دوی چہ خنگہ وائی خوزہ جی دغہ ہاؤس کبنے د اللہ د رضا د پارہ دا خبرہ کوم چہ دیکبنے شنے ونے سختے دیرے کت شوے دی۔ چہ دوی ماتہ کوم جواب راکرو، دے نہ بس زہ مطمئن یم خوشنہ ونے دیرے زیاتے ور کبنے کت شوے دی، دا جواب د حقیقت حال سرہ مطابق نہ دے جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ محمد جاوید عباسی، سوال نمبر 807۔

* 807۔ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد (گلیات) میں موجود جنگلات غیر قانونی طور پر ہر سال کاٹ دیئے جاتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ تین سالوں کے دوران بالخصوص گلیات میں غیر قانونی طور پر کاٹے جانے والے درختوں کی تفصیل فراہم کجائے؛

(ii) آیا حکومت نے غیر قانونی طور پر جنگلات کاٹنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے؟ تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب واحد علی خان (وزیر جنگلات و ماحولیات): (الف) یہ درست ہے۔
 (ب) گزشتہ تین سالوں کے دوران گلیات میں غیر قانونی طور پر کاٹے جانے والے درختوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	تفصیل درختان
1	2007-08	271
2	2008-09	191
3	2009-10	58

فارسٹ ڈیپارٹمنٹ نے باوجود وسائل کی کمی کے جنگلات کو بچانے کیلئے از حد کوششیں کی ہیں اور درج ذیل تدارک کی اقدامات کئے ہیں:

نمبر شمار	کیفیت	2007-08	2008-09	2009-10	کل میزان
1	پراسیکیوشن کیسز در چالان عدالت	271	200	45	516
2	پینشن کیسز	157	175	57	389
3	حاصل کردہ جرمانہ	1804,334	223,369	510,095	2,537,798
4	لکڑی ضبطی (کسر فٹ)	1776	9712	4734	16222
5	ضبط شدہ لکڑی سے حاصل کردہ رقم	884,140	4,856,230	2,366,960	8,111,330

ضمنی مواد: فارسٹ ڈویژن ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں واقع ہے جو کہ 135520 ایکڑ قبہ پر مشتمل ہے۔ یہ جنگلات 5000 فٹ تا 8500 فٹ بلندی پر واقع ہیں جہاں موسم سرما میں سخت سردی پڑتی ہے اور ہر سال 8 فٹ سے لیکر 10 فٹ تک برف ہوتی ہے۔ یہاں کی 70 فیصد آبادی جنگلات کے بالکل قریب رہائش پذیر ہے جہاں پر ماسوائے لکڑی جلانے کے کوئی ذریعہ نہیں ہے، جس کی وجہ سے لوگ زیادہ تر جنگلات سے درخت کاٹ کر بالوں بناتے ہیں۔ مقامی آبادی کی لکڑی کی ضروریات درج ذیل ہیں:

- 1- جلانے کیلئے
- 2- گھروں کو گرم کرنے اور کھانا پکانے کیلئے
- 3- مقامی آبادی کے گھروں کی سالانہ مرمت

ہر سال تین فیصد آبادی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ لوگوں کی ضروریات زندگی میں بھی اسی قدر اضافہ ہو رہا ہے، قدرتی عوامل بھی درختان کے ضائع ہونے کا باعث بنتے ہیں یعنی طوفان اور لینڈ سلائیڈنگ سے درخت گرتے ہیں اور جنگلات پر دباؤ بڑھ رہا ہے لیکن بفضل خدا محکمہ تمام تر مسائل کے باوجود جانفشانی سے جنگل کی حفاظت کرتا ہے۔ جہاں کہیں درخت کٹتا ہے، محکمہ باقاعدہ قانون کے مطابق کارروائی کرتا ہے اور جنگلات کی حفاظت کو اولین ڈیوٹی تصور کرتا ہے۔

اس ضمن میں سال 2007-08 سے 2009-10 تک جنگلات کی غیر قانونی کٹائی کو روکنے کیلئے درج ذیل اقدامات کئے ہیں۔

- 1- کیس دائر عدالت 516 عدد
 - 2- حاصل کردہ جرمانہ 2,537,798 روپے
 - 3- ضبط شدہ لکڑی 16,222 مکسرفٹ
 - 4- ضبط شدہ لکڑی سے حاصل کردہ رقم 8,111,330 روپے
- جناب محمد جاوید عباسی: مجھے بھی آپ نے کل 'مفتی صاحب' کہا تو میں نے کہا کہ ان مقتدیوں کی موجودگی میں میں کہاں ہو سکتا ہوں حضور، تو اسلئے میں نے واپس کر دیا کہ مفتی صاحبان خفا نہ ہو جائیں۔ جناب سپیکر، کونسلین نمبر 807 میں میں نے پوچھا تھا کہ گلیات میں جنگلات کو، اور جو جواب مجھے نے دیا ہے، میں اس پر جناب، Rely کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح جواب دیا ہو گا۔
- (شور / قطع کلامی)

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: سپیکر صاحب! پریس گیٹری سے صحافیوں نے واک آؤٹ کیا۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب ان کو منالیں گے، خیر ہے جی، آپ پہلے اپنا۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: منانے کیلئے کوئی ٹیم بھیجی جائے۔ جناب سپیکر، میری درخواست ہو گی کہ یہاں سے سینئر پارلیمنٹیریئر کی ایک ٹیم جائے تاکہ ان کی بات سنی جائے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: بلور صاحب چاہتے ہیں کہ چونکہ میں بہت اہم بات کرنا چاہتا تھا تو یہ پریس کی موجودگی میں نہ کروں، ان کی خواہش ہے تو میں نہیں کہتا جی۔ جناب سپیکر، یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ضمنی کونسلین کیا ہے جی؟

جناب محمد جاوید عباسی: Important ضمنی کو نسیں ہے جناب، توجہ چاہیے ہوگی۔ اتنا بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے جناب سپیکر، میں نے پوچھا تھا اور انہوں نے خود فرمایا ہے کہ 520 درخت۔
(قطع کلامی)

آوازیں: اوہو، اوہو۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: حضور والا! 520 درخت Illegal کاٹے گئے ہیں جو محکمہ نے خود تجویز کئے ہیں پچھلے دو سالوں میں تو جناب سپیکر، اگر محکمے کی موجودگی میں اتنے بڑے درخت، 520 درخت تو Illegal کاٹے گئے ہیں، اس کے علاوہ بھی انہوں نے پر مٹ جاری کئے ہونگے۔ جناب سپیکر! آپ اندازہ کریں کہ اس محکمے کی موجودگی میں، اگر یہاں دنیا کا کوئی اور ملک ہوتا جناب سپیکر، میں کئی مثالیں یہاں پیش کر سکتا ہوں کہ اگر ایک درخت کاٹا جاتا، تو زلزلہ ایوانوں کے اندر آجاتا اور یہ محکمہ خود کہتا ہے کہ ہم نے 520 درخت کو کاٹ کر، بڑے درخت، قد آور درخت، دو دو سو سال پرانے درخت کاٹ کر لے گئے ہیں، میں نے پوچھا، محکمے کے علاوہ کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے کسی کے خلاف، صرف اتنا مجھے جناب سپیکر، جواب میں بتایا گیا ہے کہ جو درخت کاٹے گئے تھے، ہم نے پراسیکیوشن میں ان کے کیسز فائل کئے ہوئے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ضبط شدہ لکڑی اس کے علاوہ ہے سر۔ جناب سپیکر، اگر آپ جی "3" کے اوپر آئیں اور اس کے آخر میں انہوں نے پیراگراف 3 میں، 5 میں دیکھیں، ضبط شدہ جو لکڑی ہے سر، اس سے ہم نے اکا سی لاکھ روپیہ Recover کیا ہے، یہ لکڑی وہ ہے جو یہ 520 درختوں کے علاوہ ہے، وہ تو کاٹ کر لے گئے ہیں، وہ الگ ہے تو جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ سب سے پہلے یہ کہیں کہ اتنا بڑا ڈیپارٹمنٹ آپ نے وہاں، وہاں اگر آپ دیکھیں تو ریجن آفیسر، لینڈ کنٹریوٹیٹر سے شروع ہوتا ہے جناب، میں نام گوں تو ایک گھنٹہ لگتا ہے، ان کی موجودگی میں دو سالوں میں 520 درخت کاٹے گئے، تو یہاں تو گلیات میں صرف ہزار پیندرہ سو درخت تھے، میں یقین سے کہتا ہوں کہ اگلی دفعہ جناب سپیکر، جب آپ تشریف لے جائیں گے یا جب آپ نتھیا گلی پہنچیں تو آپ کہیں گے کہ میں کس جگہ پہ آ گیا ہوں، تو آپ کو پوچھنا پڑے گا کہ آیا یہ نتھیا گلی ہے یا کسی اور مقام پہ آیا ہوں؟ تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو پیسہ آیا ہے، یہ اکا سی لاکھ روپیہ کہاں گیا اور جناب سپیکر، جو تین آفیسرز صاحبان وہاں پر Posted تھے، ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: واجد علی خان صاحب۔

مولوی عبید اللہ: جناب سپیکر! میرا اس میں ایک ضمنی کوئسٹن ہے سر۔

جناب سپیکر: جی مولانا عبید اللہ صاحب، لیکن جاوید عباسی صاحب، میرے پشاور میں تو الٹا کھاتہ ہے۔ ادھر تو ہم زور دیتے ہیں کہ اس درخت کو کاٹ دو، سکول کے سامنے سے ہٹا دو، ادھر تو یہ کاٹے نہیں تو آپ کے ہاں یہ کیوں کاٹتے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: آپ کا زور آوروں کا علاقہ ہے، ہمارا مسکین اور غریب لوگوں کا علاقہ ہے۔
مولوی عبید اللہ: جناب سپیکر صاحب، ہمارے عباسی صاحب نے جو بات اٹھائی ہے، یہ جو سوال اٹھایا ہے، یہ غور طلب ہے اور اس کو سوال برائے سوال، جواب برائے جواب نہیں ہونا چاہیے، ذرا اس کی گہرائی میں جا کر آپ خود سوچیں، یہ تو عباسی صاحب ہیں، ایبٹ آباد میں گلیات میں کچھ نہ ہونے والی کہہ دیتے ہونگے، میں کوہستان کے سلسلے میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ کوہستان میں جناب والا، منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، لاکھوں فٹ ناجائز کٹائی ہو چکی ہے اور ابھی ہو رہی ہے، دریائے سندھ کے راستے سے اور کیکچ کے راستے سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صرف ضمنی سوال پوچھیں جی، اس پہ تقریر نہ کریں۔

مولوی عبید اللہ: ضمنی ہے۔

جناب سپیکر: یہ ’کوئسٹنز آؤر‘ ہے۔ آپ کے بنائے ہوئے رولز ہیں، ان کا استعمال بڑے احتیاط سے کریں، صرف ضمنی سوال پوچھیں۔ کال انٹنشن پہ آجائیں، دو سو طریقے ہیں آپ کے پاس ہاؤس کی توجہ دلانے کیلئے۔

مولوی عبید اللہ: ٹھیک ہے جی، تو میں اس اسمبلی کے ذریعے سے اپنے منسٹر صاحب کو عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اور ضمنی سوال بھی اسی علاقے سے، کیونکہ اس کے پاس ڈیٹا تو نہیں ہوگا۔

مولوی عبید اللہ: کوہستان کا، ہزارہ ہے۔

جناب سپیکر: اسی کوئسٹن کا، کوہستان کو چھوڑو، ابھی گلیات کی باری آرہی ہے، اس کے متعلق کوئسٹن کریں۔

مولوی عبید اللہ: اچھا، تو یہی سلسلہ کوہستان میں بھی جاری ہے۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ اس کو ختم کیا

جائے۔

جناب سپیکر: کوہستان کی بات نہ کریں، اس وقت یہ سوال چل رہا ہے۔ جی، واجد علی خان صاحب۔

وزیر جنگلات و ماحولیات: محترم سپیکر صاحب! جاوید عباسی صاحب چہ خہ رنگ خبرہ او کرہ، یقیناً چہ ددہ علاقہ دہ، دے بہ پرے خفہ کیری ہم، زمونر ہم علاقہ دہ، خنگلات مشترکہ اثاثہ دہ۔ دوئی چہ کوم مواد غوبنتی دی پہ سوال کنبے، ہغہ مواد مونر دوئی تہ ورکری دی۔ دہ توئل د ونو تعداد ویستلے دے، دا سالانہ پہ 2007-08 کنبے 271 ونے کت شوے دی، پہ 2008-09 کنبے 191 ونے کت شوے دی، پہ 2009-10 کنبے 58 ونے کت شوے دی۔ دا د کال پہ حساب باندے خکہ چہ دا خلق پہ خنگلو کنبے اوسیری، د ہغوی کورونہ پہ خنگلونو کنبے دی، ہغوی اوسیری ہلتہ کنبے، کہ یوہ ونہ کت کری نو د دے د پارہ مونر سخکال ہم د دوئی گلیا تو کنبے ہغہ تیریند سپی راغبنتلے وو چہ ونے کت شوے دی او د ہغہ سپو پہ ذریعہ باندے مونر ہغہ ملزمانو تہ رسیدلے یو، ہغہ کومہ کت شوے ونہ چہ دہ، ہغہ مونر د ہغہ ملزم د کور نہ برآمد کرے دہ۔ د دے حدہ پورے چہ فارست پیارتمنت د ہغے د پارہ تیریند سپی راوستی وو، تیریند سپی چہ ہغہ کھوج اولگوی چہ دا ونے کوم خائے کت کیری او خوک ئے کت کوی؟ د ہغے باوجود دوئی چہ خنگہ خبرہ کوی، نو دا دوہ قسمہ کیسز مونر کوؤ، یو پی۔ سی کیسز، پراسیکیوشن کیسز چہ کوم اوشی او د ہغے چالان مکمل شی نو ہغہ مونر عدالت تہ اولیرو، ہغہ تعداد چہ دے گران نہ دے، مطلب دا دے یو سرے لس ونے کت کری، مثلاً دا 271 ونے دی، یو سری دیکنبے لس ونے کت کرے دی، بل پینخہ کت کرے دی، بل دوہ کت کرے دی، بل یوہ کت کرے دہ، د دے پہ بنیاد باندے ہغہ کیسز جو رشی او پہ خنی ایف آئی آر کنبے یو سری لس ونے کت کرے دی، ہغہ تہ ئے لس ونے لیکلے وی، خنی تہ ئے پینخہ لیکلے وی، خنی تہ ئے درے لیکلے وی او دا پراسیکیوشن کیسز چہ عدالت تہ لارشی نو ہغوی پہ ہغے باندے جرمانہ کوی۔ چہ خومرہ ہغہ کیسز اوشی، د ہغے مطابق یو چہ دی نو ہغہ زمونر سی سی کیسز دی چہ ہغہ Confessional Cases دی چہ ہلتہ Red handed اونیولے شی او پہ ہغوی باندے فی مکعب فہ جرمانہ اولکولے شی، لرگی ضبط شی، ہغہ ضبط شوی لرگی بیا نیلام کرے شی۔ ہغہ تاسو او کتل چہ د ہغے ہغہ دغہ مونر اولکول چہ مونر دومرہ ونے نیلام کرے دی او دومرہ بہ لا بیا مونر نیلام کوؤ او ہغہ پہ اوپن آکشن باندے

کیڑی او دا کومے پیسے چہ راشی نو ہغہ صوبائی حکومت Exchequer تہ خی او دا د فارست ډیپارٹمنٹ سرہ نہ پاتے کیڑی۔ د دے نہ علاوہ دوئی چہ کومہ خبرہ او کرہ، زہ د دوئی د دے خبرے سرہ اتفاق کوم کہ داسے یورینجر پہ ہغہ خائے کنبے ډیوٹی کوی او دوئی ترے مطمئن نہ وی، دوئی د ہغہ Mention کری چہ دا سرے تھیک نہ دے او کہ دا موجودہ رینجر چہ کار کوی او کہ ہغہ تھیک نہ وی چہ بدل ئے کرو د ہغہ خائے نہ۔ داسے خہ خبرہ نشته، کہ دوئی Mention کوی چہ دا فلانے فلانے سرے دلته صحیح کار نہ کوی نو دا د ډیپارٹمنٹ ذمہ واری دہ، دوئی منتخب نمائندگان دی او د دوئی پہ مشورہ باندے بہ مونر ہغہ سرے د ہغہ خائے نہ ترانسفر کرو او نوی کسان بہ اولگوؤ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جناب جاوید عباسی صاحب، دوسرا سوال نمبر کیا ہے جی؟

جناب محمد زمین خان: محترم سپیکر صاحب! زما یو ضمنی سوال دے او ہغہ دا دے چہ دا کوم بیان پہ دے ہاؤس کنبے او شو، دا غلط بنکاری خکہ چہ دے ایک نمبر جواب کنبے کہ مونر او گورو نو پہ دے 2008-09 کنبے پاس دوئی تفصیل، کوم چہ ونے کت شوے دی 191 دی جی، 191 کیسونہ ئے کری دی خو چہ کوم پراسیکیوشن کیسونہ دوئی درج کری دی، ہغہ 200 دی چہ ونے 191 کت شوے نو کیسونہ خنگہ 200 درج شو؟ لہ د دے تفصیل دوئی او وائی۔

وزیر جنگلات و ماحولیات: دوئی چہ کوم طرف تہ اشارہ او کرہ، یقیناً داسے دہ خو زمونر فارست ډیپارٹمنٹ تش کیس پہ ونو کت کولو نہ کوی، پہ دیکنبے ډیر خلق Grazing کوی Unlawful، دیکنبے خنی خلق Encroachments کوی، د دے مختلف دغہ دی، ہغوی توپل چہ کوم کیسز بنود لے دی نو دا یواھے د ونو کت کولو نہ دی او پہ خنگل کنبے نور چہ کوم Unlawful دغہ شوی وی نو د ہغے مطابق دا کیسز پہ پراسس کنبے شامل دی۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی، تھیک شوہ جی۔ جاوید عباسی صاحب، سوال نمبر جی؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جناب سپیکر، یہ مہربانی کیا کریں کہ ہماری تسلی ہو جانی چاہیے کہ جواب صحیح ہے۔ چونکہ وزیر صاحب نے کہا اور میں نے ڈیٹیل میں انکی بات سنی ہے۔ میں نے وزیر صاحب کے گلے

کے Figures quote کیے ہیں، میں نے اپنی بات نہیں کی۔ میں نے جو کوسنجین پوچھا تھا، انہوں نے خود کہا ہے کہ 520 درخت پچھلے تین سالوں میں کاٹے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ ریکارڈ آپ کے سامنے ہے، آپ اس کا پہلا بیج ہی اگر اٹھا کر دیکھ لیں اور پھر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ہر، یہ تو Beginning ہے، محکمے کو پہلے بتانا چاہیے تھا کہ اگر 520 درخت پچھلے دو سالوں میں Illegal کاٹے گئے، جہاں گلیات میں ایک درخت کاٹنے کیلئے اجازت نہیں ہے، درختوں پر 100% پابندی ہے تو جناب سپیکر، میری ریکویسٹ ہوگی اگر منسٹر صاحب اس معاملے کو اپوزنہ کریں تو ہم کمیٹی کے سامنے معاملے کو لے کے چلے جائیں، اگر کوئی آدمی Responsible ہے، ذمہ دار ہے، کچھ لوگوں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب! آپ کونسے سوال پہ بول رہے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: یہ جی، وہی سوال ہے۔ 807 پر میں ابھی بات کر رہا ہوں، سر۔

جناب سپیکر: وہی 807؟

جناب محمد جاوید عباسی: میں اس پر مطمئن نہیں تھا۔ جناب سپیکر، یہ میری ذات کا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ابھی کیا چاہتے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: میں یہ چاہتا ہوں جناب سپیکر، اگر اس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کمیٹی میں لے جانا چاہتے ہیں تو اس کیلئے تو دو حل ہیں یا تو آپ ریکویسٹ کریں کہ کمیٹی

میں لے جائیں، ہاؤس سے ریکویسٹ کریں کہ کمیٹی میں لے جائیں۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں ریکویسٹ کرونگا کہ منسٹر صاحب یہ تسلی دیں کہ میرے ساتھ میٹنگ کر لیں،

ہم آپس میں بیٹھ کر میٹنگ کر لیں گے، جو لوگ ذمہ دار ہیں، میں نہیں کتنا کہ منسٹر صاحب نے کہا

ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، سیشن ختم ہونے کے بعد آپ چیمبر میں آ جائیں، دونوں بیٹھ جائیں

جی۔ منسٹر صاحب آپ بھی آ جائیں۔ پھر دوسرا سوال جاوید عباسی صاحب آپ کا، سوال نمبر 829۔

* 829 - جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں سوار گلی کے مقام پر جنگلات کی اراضی موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اراضی پر محکمہ کی منظوری کے بغیر سڑک تعمیر کی گئی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سوارگلی میں موجود سرکاری اراضی پر لطیف عباسی نامی شخص نے قبضہ کیا ہوا ہے اور مذکورہ شخص اہلکاروں کی ملی بھگت سے مذکورہ اراضی اپنے نام کرنے کی کوشش کر رہا ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر جنگلات کی یقین دہانی کے باوجود مذکورہ اراضی واپسی لی ہے اور نہ ہی غیر قانونی طور پر سڑک تعمیر کرنے کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ شخص سے سرکاری اراضی واگزار کرانے اور ملی بھگت میں ملوث اہلکاروں اور سڑک کی غیر قانونی تعمیر کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر جنگلات و ماحولیات): (الف) یہ درست ہے کہ سوارگلی کے مقام پر محکمہ جنگلات کی اراضی موجود ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ سوارگلی کے مقام سے جو کہ سیر کمپارٹمنٹ نمبر محفوظ جنگل کا حصہ ہے، سے لطیف عباسی نے بغیر محکمہ کی اجازت سے سڑک نکالی ہے جو کہ تقریباً ایک کنال اور پندرہ مرلے بنتی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ لطیف عباسی نے سرکاری اراضی پر غیر قانونی تجاوز کی ہوئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیل ناجائز تجاوز شدہ سرکاری اراضی	رقبہ
1	مکان	15 مرلہ
2	خالی جگہ	2 کنال 1 مرلہ
3	سڑک	1 کنال 15 مرلہ

(د) محکمہ جنگلات کے اہلکاروں نے بروقت کارروائی کی اور ڈیٹج رپورٹ نمبر 8/6 مورخہ 22/5/2000 بر خلاف لطیف عباسی جاری کی، جس کی رپورٹ ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

ناجائز تجاوز شدہ سرکاری اراضی کی حد براری محکمہ جنگلات نے محکمہ مال و حد براری (ڈیپارٹمنٹ) کے تعاون سے کی ہے جو کہ محکمہ جنگلات کی اراضی ہے اور لطیف عباسی نے اس پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے، جسے جنگلات کے اہلکاروں نے قبضہ میں لینے کی کوشش کی تو لطیف عباسی نے محکمہ کے اہلکاروں کے ساتھ جھگڑا کیا اور سرکاری زمین سے ناجائز تجاوز ختم کرنے سے انکاری ہوا جس پر محکمہ

جنگلات کے اہلکاروں نے اس کے خلاف پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر نمبر 25 مورخہ 27/5/2000 کو درج کروائی۔

(ہ) محکمہ جنگلات نے سرکاری اراضی کو واگزار کرانے کی از حد کوشش کی ہے لیکن لطیف عباسی جو کہ با اثر شخص ہے، نے وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کو درخواست دی کہ غیر جانبدار انکوائری مقرر کر کے کیس کو ختم کیا جائے۔ جناب وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر انکوائری صوبائی انسپکشن ٹیم سرحد کو سونپی گئی، جس پر صوبائی انسپکشن ٹیم نے تمام ریکارڈ کا جائزہ لیا اور موقع پر دونوں جانب محکمہ جنگلات اور لطیف عباسی کے بیانات لیے گئے اور انہوں نے اپنی انکوائری رپورٹ مرتب کر کے وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کو پیش کی، جس کی سفارشات وزیر اعلیٰ نے منظور کیں، انکوائری رپورٹ کی نقل ایوان کو فراہم کی گئی، چونکہ کیس زیر سماعت عدالت جناب سول جج صاحب IX ایبٹ آباد ہے، لہذا جب تک عدالت سے کوئی فیصلہ نہیں ہوتا تو محکمہ کارروائی کرنے سے قاصر ہے، بہر حال محکمہ کے اہلکاروں نے اپنی تمام تر کوششیں عمل میں لائی ہیں، تاہم عدالت عالیہ جو فیصلہ کرے گی، اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد جاوید عباسی: جی جناب سپیکر، اس میں بہت ہی Important بات ہے، یہ بھی منسٹر صاحب جنگلات سے وابستہ ہے۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ یہ آپ کی جنگلات کی زمین ہے، ایک آدمی نے قبضہ کیا ہوا ہے اور یہ جواب دیتے ہیں کہ آدمی بڑا بااثر ہے۔ دو ہزار میں جناب، پانچ کنال دس مرلے؟ ایک کنال کی وہاں گلیات میں قیمت اس وقت ڈیڑھ کروڑ روپیہ ہے، جناب سپیکر۔ ایک آدمی نے قبضہ کیا ہوا ہے، جنگلات کی سرکاری زمین ہے پچھلے نو سالوں میں، پھر اس نے سڑک بھی بنائی اور یہ محکمہ جناب سپیکر، اگر آپ خود اسکی دیکھیں، Details ذرا آپ پڑھیں، اس میں لکھتے ہیں کہ ناجائز اراضی پر قبضہ کیا ہوا ہے چونکہ محکمہ جنگلات کی اراضی ہے، لطیف عباسی نام کا شخص بڑا بااثر شخص ہے اور اس نے چار کنال پندرہ مرلے پر قبضہ وہاں کیا ہوا ہے۔ آپ نے دیکھا ہے جناب سپیکر، یہ فرسٹ ٹیج پر جہاں پر کولسین نمبر 829 ہے۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں۔

جناب محمد جاوید عباسی: اسی کے جواب میں وہ خود بھی لکھتے ہیں کہ اس نے جو سڑک بنائی ہے، پورے گلیات میں کوئی آدمی دو فٹ سڑک نہیں بنا سکتا، جب تک جنگلات والے اس پر این او سی نہ دیں یا ڈیپارٹمنٹ انہیں این او سی نہ دے، اس نے این او سی بھی نہیں لی اور پھر بھی سڑک بنائی ہوئی ہے، یہ خود کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں پندرہ کنال پہ اس نے قبضہ کیا ہوا ہے یا چلو میں محکمے کی بات مان لیتا ہوں، یہ کہتے ہیں چار کنال پندرہ مرلے، جناب بشیر بلور صاحب، اس سے بڑا جرم کہ ایک آدمی نے قبضہ کیا ہوا ہے پچھلے دس سالوں سے، بڑی خطرناک بات ہو رہی ہے، وہ اپارٹمنٹ بنا کر وہاں اپارٹمنٹ کو فروخت کر رہا ہے۔ یہ لوگ جائیں گے یہاں سے اور دور دراز علاقوں کے لوگ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی اسی پر ضمنی سوال کیا ہے جی، کیا کریں؟

جناب محمد حاوید عباسی: ضمنی سوال یہی ہے کہ کیا محکمہ یا حکومت اتنی کمزور ہے کہ وہ لکھتی ہے کہ اس بااثر شخص نے پچھلے دس سالوں سے وہاں قبضہ کیا ہوا ہے اور ہم کچھ نہیں کر سکتے؟ اگر یہی حکومت کے حالات ہونگے تو کس طرح ڈرٹ، ہم قائم کریں گے؟ مجھے تو یہ شک ہے جناب، کہ کل کوئی نتھیانگلی میں گورنر ہاؤس پر قبضہ نہ کر لے، اسلئے میں نے یہ بات Raise کی ہوئی ہے، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جناب واجد علی خان صاحب۔

جناب محمد حاوید عباسی: اور میرا یہ کونسیں، میں اس کو ڈسکس کرونگا۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ددے سرہ دے؟

سید محمد صابر شاہ: نہیں، میں سپیکر ہاؤس کا نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔ ضمنی سوال، خالی ضمنی سوال پوچھیں جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: بالکل جی۔ سر، میں یہ گورنمنٹ سے پوچھنا چاہتا ہوں آپ کی وساطت سے کہ بااثر شخصیت قانون سے مبرا ہے اور وہ گورنمنٹ سے طاقتور ہے؟ ایک بات جی۔ (تالیاں) دوسری بات یہ ہے جی، یہ کہتے ہیں کہ "محکمہ کارروائی کرنے سے قاصر ہے، بہر حال محکمہ کے اہلکاروں نے اپنی تمام تر کوششیں عمل میں لائیں، تاہم عدالت عالیہ فیصلہ کرے گی تو اس پر عملدرآمد کیا جائے گا"، جب عدالت عالیہ میں کیس ہی نہیں لے کے گئے تو عدالت عالیہ اس کو کیسے، فارن سٹیٹ / فارسٹ اسٹیٹ کو یہ عدالت عالیہ کہتے ہیں، وہ تو کیس ہی لیکر نہیں گئے اور کہتے ہیں کہ عدالت عالیہ فیصلہ کرے گی، یہ کس قسم کا جواب ہے، جناب؟

جناب سپیکر: جی واجد علی خان صاحب۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نور سحر بی بی! بیباستاسو خہ سوال دے؟ وایہ۔

محترمہ نور سحر: زما دا سوال دے چہ دوئی وائی چہ مونہر انکوائری او کرہ او عدالت تہ مو ور کرہ، لس کالہ او شو عدالت کنبے دہ نو د ہغہ انکوائری بیبا فائدہ خہ او شوہ چہ د لسو کالو نہ ہغہ پہ عدالت کنبے پرتہ دہ او د ہغے فیصلہ نہ کیری؟ دے انکوائری باندے بیبا ولے وخت ضائع شو؟

جناب سپیکر: جی واجد علی خان صاحب، لس کالہ وائی، ولے پہ عدالت کنبے دے کیس تیر کرو؟

وزیر جنگلات و ماحولیات: خامخا جی، دا د 2000 کیس دے او د ہغے باوجود، د ہغہ سپری نوم لطیف عباسی دے، دوئی تہ مے او وئیل چہ جاوید عباسی صاحب کہہ چرتہ ئے رشتہ دار وی (تالیاں) دا پہ خنگل کنبے ہم دوئی آباد دی دغہ خائے او د ہغے باوجود زہ بہ دا اووایم چہ محکمے پہ وخت کارروائی کرے دہ، ایف آئی آر ئے پرے کرے دے۔ د ہغے باوجود Demarcation تہ زمونہر محکمہ تلے دہ، Demarcation ئے کرے دے، ہغہ ئے پہ ہغے کنبے Guilty گر خولے دے چہ دہ خہ سرکاری زمکہ نیولے دہ۔ بیبا ہغہ تلے دے او چیف منسٹر تہ ئے Application ور کرے دے، د ہغہ وخت چیف منسٹر صاحب پکنبے د چیف منسٹر صاحب انسپکشن ٹیم رالیولے دے او ہغوی ہم دا سرے Guilty گر خولے دے چہ دہ سرکاری زمکہ قبضہ کرے دہ خود دے سپری کیس پہ عدالت کنبے دے د سول جج سرہ چہ ترخو پورے ہغہ کیس نہ وی شوے نو تر ہغے پورے حکومت پہ ہغے باندے خہ کارروائی نہ شی کولے۔ چہ ہغہ Decide شی، باقی د دہ خلاف زمونہر محکمہ ہم او د وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم د وارو دا Decision ور کرے دے چہ دا Illegal occupant دے، دہ Illegal دا زمکہ قبضہ کرے دہ خو بنیادی خبرہ دا دہ چہ Subjudice case دے، عدالت کنبے دے نو پہ دے وجہ باندے پہ ہغے باندے ہیخ مزید کارروائی نہ شی کیدے۔

جناب سپیکر: یہ بیرسٹر صاحب ہیں، ان کو اس کیس میں وکیل بنالیں نا، جی۔

وزیر جنگلات و ماحولیات: تو بن جائیں نا، جی۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

وزیر جنگلات و ماحولیات: اگر یہ گورنمنٹ کا کیس کریں تو اچھی بات ہے جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: کیس وکیل صاحب، جناب سپیکر، میرا تو رشتہ دار کڑی بات ہے، کیا میرا رشتہ دار کوئی قانون سے ماوراء ہو سکتا ہے، وہ قانون سے اوپر ہے؟ میں کہتا ہوں کہ یہ بالکل غلط بات ہے، وہ میرا رشتہ دار بالکل نہیں ہے۔ کوئی بھی ہو پاکستان کے اندر جناب سپیکر، میری پرزور اپیل ہے کہ چونکہ اس میں کوئی Stay نہیں ہے تو جناب سپیکر، وہ زمین تھوڑی تھوڑی کر کے لوگوں پر بیچ رہا ہے، وہ بیس پچیس کروڑ روپیہ یہاں سے لیکر چلا جائے گا اور بعد میں محکمہ والے ان لوگوں کے پیچھے پڑیں گے۔ جناب سپیکر، یہ بڑی انکوائری ہے اور اس میں کوئی Stay نہیں ہے پچھلے دس سالوں سے، یہ کمیٹی کے حوالے کریں۔ جناب، میں پرزور اپیل کرتا ہوں کہ یہ کمیٹی کے حوالے کریں تو بیچ کا پتہ چل جائے گا کہ کون کون Involve ہیں، جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: آپ جس طرح کہتے ہیں، میں کہہ دوں گا لیکن جو دس سال سے Pending case چل رہا ہے تو اس کے پیچھے آپ لوگ کیوں نہیں پڑ جاتے کہ وہ نج صاحب کیا کر رہے ہیں؟
جناب محمد جاوید عباسی: جناب، یہ تو عدالتی معاملہ ہے اور عدالت میں چل رہا ہے اور میں اس پر بات نہیں کرنا چاہتا۔ اس میں وہ کروالیں جناب، ابھی اس کو کمیٹی کے حوالے کریں، کوئی Stay اس وقت اس پر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی واجد علی خان صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: کمیٹی کے حوالے کریں اور بیچ کا بیچ پتہ چل جائے گا، جناب۔

جناب سپیکر: جی واجد علی خان صاحب۔ واجد علی خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب محمد زمین خان: سر، دے جواب کب سے دے محکمے ور کرے دی چہ یرہ چونکہ زیر سماعت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زمین خان صاحب کا مائیک آن کریں۔ تاسو خہ و ایئ پکبنے؟ جی، ضمنی سوال او کړئ، ضمنی سوال۔

جناب محمد زمین خان: دے محکمے پہ دے خپل جواب کب سے دوہ خبرے کرے دی جی، یو وائی چہ دا کیس د سول جج پہ عدالت کب سے دے او بیا وائی چہ عدالت عالیہ خہ فیصلہ او کړی نو هغه باندے به مونږه عمل کوؤ نو آیا دا خہ ملی بهگت دے چہ آیا سول جج عدالت فیصلہ او کړی، پہ هغه به ئے و لے نه کوؤ خو عدالت

عالیہ یعنی ہائیکورٹ چہ کومہ فیصلہ او کپری نو پہ ہغے بانڈے بہ عمل کوؤ نو
دا خو مطلب دا دے چہ دا محکمہ خہ Involve دہ؟ خنگہ چہ جاویدعباسی دا
خبرہ کرے دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خہ Clerical mistake دے؟

وزیر جنگلات و ماحولیات: سپیکر صاحب، زمین خو ڍیر بنہ وکیل دے او بیرسٹر
صاحب ہم وکیل دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بیرسٹر صاحب، خہ وائی دا واجدعلی خان صاحب۔

وزیر جنگلات و ماحولیات: دا زمین خان ہم وکیل دے او بیرسٹر صاحب ہم وکیل دے
نو کیدے شی زمونہہ فارست ڍیپارٹمنٹ خو، مونہہ دومرہ سبق نہ دے وئیلے،
کیدے شی زمونہہ دا خلق چہ د سول جج عدالت تہ عدالت عالیہ وائی، دا
Clerical mistake کیدے شی جی۔

جناب سپیکر: بنہ جی۔ Is it the desire of the House that the Question
asked by the honourable Member may be referred to the concerned
Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those
against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the
concerned Committee. Noor Sahar Bibi. Question No. 838.

* 838 - محترمہ نور سحر: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کارخانوں اور بھٹیوں سے زہریلی گیس خارج ہوتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بھٹیوں میں ربڑ بھی استعمال کی جا رہی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جن کارخانوں اور بھٹیوں کے خلاف کارروائی
کی گئی ہے، ان کی ضلع وائز تفصیل، بھٹیوں پر جرمانوں کی تفصیل اور زیر التواء کیسز کی تعداد کی تفصیل
فراہم کی جائے؟

جناب واحد علی خان (وزیر جنگلات و ماحولیات): (الف) ہاں۔

(ب) ہاں۔

(ج) صوبہ سرحد کے جملہ اضلاع بشمول پشاور، مردان، نوشہرہ اور چارسدہ میں بھٹہ خشت میں رپڑ جلانے، اس سلسلے میں انوائرنمنٹل پروٹیکشن ٹریبونل میں زیر سماعت اور فیصلہ شدہ مقدمات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

ادارہ تحفظ ماحولیات کا دفتر پشاور میں واقع ہے، اس لحاظ سے فی الحال مندرج بالا اضلاع میں واقع بھٹہ خشت کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ صوبائی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ادارہ تحفظ ماحولیات کے تین ذیلی دفاتر ڈی آئی خان، مینگورہ اور ایبٹ آباد میں قائم کئے جائیں گے، ان دفاتر کیلئے متعلقہ عملے کی تعیناتی ہو چکی ہے، یہ دفاتر جلد ہی کام شروع کر دیں گے۔ ان دفاتر کے قیام کے بعد صوبہ کے دوسرے اضلاع میں واقع بھٹہ خشت کے خلاف اسی طرح کی کارروائی شروع کی جائے گی۔

اضلاع ایبٹ آباد، بونیر، چارسدہ، ڈی آئی خان، ہری پور، کوہاٹ، مردان، نوشہرہ، پشاور، صوابی، سوات اور لوئر میں واقع بھٹہ خشت کے علاوہ دیگر کارخانوں کے خلاف انوائرنمنٹل پروٹیکشن ٹریبونل پشاور کی جانب سے کارروائی کی فہرست بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال پکبنے شتہ کہ نشتہ؟

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب! میں اس کو دیکھ رہی ہوں تو مجھے بہت عجیب لگ رہا ہے کہ اگر ہماری انسانی جانوں کی یہ قیمت ہے تو مجھے تو ہنسی آرہی ہے کہ پھر تو انسان کی کوئی قیمت ہی نہیں رہی۔ یہاں پر زہریلی گیس جو خارج ہوتی ہے اور اس کیلئے انہوں نے جرمانہ جو رکھا ہوا ہے بھٹیوں پر، صرف چھ ہزار روپے ہے۔ اگر انسان کی قیمت چھ ہزار روپے ہے تو مجھے بہت ہنسی آرہی ہے کہ ہم کس صوبے میں رہ رہے ہیں؟ کیونکہ یہاں پر جو زہریلی گیس خارج ہوتی ہے، اس سے کینسر اور کئی بیماریاں پھیلتی ہیں جس کے جرمانے میں ان کو صرف چھ ہزار روپے حالانکہ ادھر کروڑوں روپے وہ کھاتے ہیں۔ اگر وہ کروڑوں روپے کھاتے ہیں اور یہاں پر چھ ہزار دیتے ہیں تو اس سے وہ کب بازا آئیں گے؟ وہ بار بار وہی حرکت کریں گے تو اس میں میرا یہ ضمنی کونسچین ہے۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان، ضمنی سوال؟

محترمہ نور سحر: سر، ان کو تین دفعہ جرمانے، وہ تین دفعہ ان کو چھ ہزار روپے دیتے ہیں۔ ایک مجھے پیچھے جو یہ لسٹ دی گئی ہے، ایک ایک بھٹی پر تین دفعہ جرمانہ لگایا گیا ہے اور تین دفعہ چھ ہزار روپے یعنی جرمانہ

بھی زیادہ نہیں ہوا، ان کو کوئی قید بھی نہیں ہے تو اگر انسان کی قیمت اتنی کم ہے تو پھر تو سر، اس کو کسچن کا، اس چیز کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے کہ جو میں نے Move کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڈیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! ستا سو پہ وساطت باندے زہ د آنریبل منسٹر یو فگرز تہ لہ توجہ گر خومہ جی۔ سر، پیسنور ڈ سٹرکٹ کبنے تولو نہ زیات چہ کوم Killigs دی، دا یا زما حلقہ کبنے دی یا د پتی سپیکر صاحب حلقہ کبنے دی، دیکبنے تاسو او گوری ڈ پیار تمننت جواب را کوی چہ Total amount of fine received is rupees 2,62,000 جی، اوس کہ خالی د پیسنور ڈ سٹرکٹ تاسو او گوری نو پہ دغہ کبنے دوئ چہ جرمانہ کری دی، ہغہ توپل 159 یونٹے دی جی، نو کہ 159 لہ تاسو شپیر زرہ کبنے ضرب ورکری نو دا خہ 9,54,000 خالی پیسنور نہ راخی جی۔ کہ فرض کرہ مونہر دا وایو چہ دا پہ کیسونو کبنے دی او تول Decided شوی نہ دی نو کہ تاسو د دوئ لسٹ M تہ او گوری سر، M کبنے List of decided cases، پہ by the Environmental Protection Tribunal, District Peshawar، ہغے کبنے 91 decisions شوی دی او پہ ہغے کبنے کہ تاسو شپیر زرہ لہ ضرب ورکری نو 5,46,000 روپی جو پیری۔ سر، زما دوہ کوئسچنز دی، ورومبے دا 2,62,000 خو، دا خود پیسنور پہ قصے سرہ ہم وی، کہ فرض کرہ دوئ لیکی وی چہ Maximum fine 6,000 دے جی، نو زہ خو پہ دے باندے پوہیرم یا خوربر سوزی یا نہ سوزی، د دوئ خہ فارمولہ شتہ دے، کہ دوہ تائرونہ ئے اوسوزول نو سل روپی دی، کہ زر ئے اوسوزول نو شپیر سوہ دی؟ سر، زہ دے نہ خبریم، تاسو تولو او آنریبل منسٹر صاحب تہ ہم زہ دا ریکویسٹ کوم چہ زما حلقے کبنے پھندو، موسی زئی او دے علاقو تہ لار شی او پینخہ منتہ د دوئ ساہ واخلی او بیا د ہلتہ ریکارڈ ہم او گوری چہ خومرہ کسان دے پرابلمز کبنے دغہ دی، سر؟

جناب سپیکر: دا خہ دی، تائرونہ پکبنے سوزی؟

جناب سپیکر: تھائرونہ اور ربر سوزوی جی، ربر سوزوی جی، د کوئلے پہ خائے

تھائرونہ اور ربر سوزوی جی۔ انسپکٹر دغہ دے سر، نو دا زہ وایمہ چہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نگت بی بی، نگت اور کزئی۔

محترمہ نگت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! میرا اس میں ایک ضمنی کونجین ہے اور وہ یہ ہے کہ کیا اس کیلئے کوئی ایسا طریقہ کار بنایا گیا ہے کہ اگر دو دفعہ یا تین دفعہ کسی کو جرمانہ ہو جاتا ہے اور اگر وہ تین دفعہ جرمانے کے بعد کوئی ایسا قانون ہے کہ اس کا روبر کو بند کر سکتے ہیں یا اس کو کوئی اور سزا دے سکتے ہیں تو کوئی ایسا قانون انہوں نے بنایا ہے؟

جناب سپیکر: جی، جناب واجد علی خان صاحب۔

وزیر جنگلات و ماحولیات: سپیکر صاحب! خنگہ چہ نور سحر بی بی یا نگت بی بی او ثاقب خان خبرہ او کرہ جی، د دے د پارہ جی زمونر خود د پیار تمنٹ دا کار دے چہ کوم خلق دا کار کوی نو کیسونہ د هغوی خلاف جو روی۔ هغه کیسز چہ دی، بیا تریبونل کبنے زمونرہ یو جج دے او یو پکبنے د پرائیویٹ دغہ نہ یو کس وی چہ کوم بنہ Educated سرے وی او انوائرنمنٹیل سائٹسز باندے پوهه وی نو هغوی فیصلہ کوی۔ د فیصلے اختیار مونر سرہ نشته، زمونر کار دے کیسز لیبرل۔ اوس کہ هغه ترے شپرزہ روپی اخلی او کہ شپر لکہ روپی ترے اخلی، دا خوبه هغه تریبونل فیصلہ کوی چہ پہ کوم انداز باندے هغوی هغه نہ چارجز او کپی او کومہ خبرہ چہ ثاقب خان او کرہ جی، دا حقیقت دے چہ دلته کومے بهتی دی د خبنتو، دوئی د دے خبنتے د رنگ سپینولود پارہ دا ربر استعمالوی او پہ هغه باندے زمونر دا تیم خی او هغه پرے چھاپے اچوی، پہ مختلف وختونو کبنے داسے کیسز، دا خو ڍیر کیسونہ پراته دی ڍ پیار تمنٹ سرہ، هغه ئے سمجھائی او د هغه نہ وروستو بیا هغه تریبونل ته لیبری نو خنی کیسز چہ دی، هغه د محکمے سرہ شته او دا هغه کیسز دی چہ کوم تریبونل ته تلی دی نو هغه تریبونل چہ کوم Decide کپی دی، د هغه پہ بنیاد باندے دغہ لسٹ ئے ورکے دے، باقی کیسز چہ دی، هغه د سوؤنو پہ تعداد کبنے د ڍ پیار تمنٹ سرہ دی، هغه وقتاً فوقتاً هغه گوری او دغہ مواد ورته تیاروی او بیا هغه کیسز تریبونل ته لیبری خو دا خبرہ واقعی ڍیره گھمبیرہ مسئلہ ده، زمونرہ د دے صوبے د پارہ خودا یو خبرہ ده چہ

ترخو پورے مونر د خپلے حصے Emission پیدا کرے نہ وی او هغه موخیزلے نه وی نو مونر هغه هومره ترقی خو نه شو کولے که مونر کارخانه جوړے نکړو، مونر خپله تسلی اونکړو نو کومو ملکونو چه ترقی کرے ده، خو هغوی د خپلے حصے نه، زمونږه د حصے هغه ماحول چه دے، هغه ئے هم گنده کرے دے او دغه وجه ده چه هغوی اوس کاربن تریډ چه دے، هغوی یو نوے اصطلاح راویستے ده چه کاربن تریډ تاسو زمونږ کاربن واخلي، لکه غریبانانو ملکونو ته وائی چه تاسو ونے بوتی اولگوئی چه مونږ کوم کاربن پیدا کوؤ، هغه تاسو Absorb کړی نو دا نوے Terminology خود دغه وجه نه راغلی ده خود هغه باوجود چه ثاقب خان یا دوئی چه کومے مسئلے ته اشاره کرے ده، یقیناً که په هغه باندے د دوئی په خه انداز باندے تسلی کیږی چه دوئی وائی چه مونږ کوم اقدامات اوکړو نو د دوئی هغه اقدامات چه دی، هغه دوئی سره په مشوره باندے انشاء الله تعالیٰ د بیارتمنت به ئے Take up کړی۔

جناب سپیکر: شکریه۔ محمد جاوید عباسی صاحب۔

* 853 - جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے جنگلات کی مد میں محکمہ کو ہر سال آمدنی حاصل ہوتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہر سال محکمہ کو جنگلات سے کتنی آمدنی حاصل ہوتی ہے، گزشتہ پانچ سالوں کی آمدنی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

جناب واحد علی خان (وزیر جنگلات و ماحولیات): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کی آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	آمدنی (ملین روپیہ)
2004-05	412.140
2005-06	342.629
2006-07	558.813
2007-08	539.243
2008-09	584.771

ضمنی مواد: محکمہ جنگلات مختلف مدات میں حکومت کے سرکاری خزانہ کو مؤثر و مضبوط بنانے میں خاطر خواہ اضافہ مہیا کرتا ہے، نیز جنگلات پر کٹائی کی پابندی سے مذکورہ آمدنی پر فرق پڑا ہے، پھر بھی پرانے جاری

شدہ کاموں اور فارسٹ ڈیوٹی وغیرہ سے محکمہ نے ایک خطیر رقم مہیا کی ہے، پھر بھی محکمہ کی بھرپور کوششوں سے مقرر کردہ ہدف کے لحاظ سے محاصل شدہ آمدنی گئی جو کہ زیادہ ہے اور جسکی تفصیل درج ذیل ہے:

محکمہ جنگلات کی آمدن میں فرق کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

- 1- وفاقی حکومت کی طرف سے سال 1993ء سے جنگلات کی تجارتی بنیادوں پر کٹائی پر پابندی؛
- 2- سال 2005ء میں زلزلہ کی وجہ سے محکمہ جنگلات کی آمدن پر فرق پڑا؛
- 3- ملاکنڈ میں حالات کی خرابی کی وجہ سے بھی محکمہ کے آمدن پر فرق پڑا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد جاوید عباسی: جی، جی۔ جناب سپیکر، 1993ء میں فیڈرل گورنمنٹ نے بھی اور پراونشل گورنمنٹ نے بھی تمام جنگلات کی کٹائی پر پابندی لگائی تھی، یہ آپ کے ساتھ تاج ہے، میں پڑھ لیتا ہوں، 2004ء اور 2005ء میں، مجھے آج پتہ چلا کہ یہ محکمہ اس طرح امیر ہے، مجھے آج اس بات کا اندازہ ہوا ہے، آپ اس کی آمدن دیکھیں جناب سپیکر، جو یہ خود کہتے ہیں کہ 2004-05 میں ان کو چار سو بارہ ملین روپے کی آمدن تھی، 2005-06 میں ان کو تین سو بیالیس ملین کی آمدن تھی، 2006-07 میں ان کو پانچ سو اٹھاون ملین کی آمدن تھی، 2007-08 میں ان کو پانچ سو انتیس ملین کی آمدن تھی اور جناب سپیکر، 2008-09 میں پانچ سو چوراسی ملین کی آمدن تھی اور یہ کوئی دو ارب روپے کے لگ بھگ پیسہ بنتا ہے۔ جناب سپیکر، الحمد للہ یہ بڑا، یہ خدشہ ہے مجھے اور میں اس بات پر جناب منسٹر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ 1993ء سے پاکستان میں فیڈرل گورنمنٹ نے بھی اور پراونشل گورنمنٹ نے بھی لکڑی پر پابندی لگائی اور جنگلات کے کاٹنے پہ تو یہ اتنی بڑی آمدن جو دو ارب روپے آئی ہے، یہ کہاں سے آئی ہے اور یہ کہاں خرچ کیا جاتا ہے، جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: جی واجد علی خان صاحب۔

وزیر جنگلات و ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، بیرسٹر صاحب د اطلاع د پارہ بہ زہ دا خبرہ او کرمہ جی چہ دلته گرین فارسٹ پہ مارکنگ باندے پابندی دہ او ہغے Harvesting باندے ہم پابندی دہ نو کوم Wind fall یا Snow falls چہ دی، کومے ونے چہ اوچے شوے وی، پہ ہغے باندے د پابندی پالیسی زمونہ تیر گورنمنٹ راوہے وہ او د ہغہ پالیسی د لاندے چہ دا کومے زہے ونے دی، اوچے ونے دی، لوئیدلے ونے دی، ہغہ کت کوی او ہغہ رااوباسی، د ہغے دا

آمدن دے او دا کوم آمدن چہ دے، دا صوبائی Exchequer تہ خئی او دا مونبر سرہ نہ پاتے کیری۔ دا محکمہ چہ دہ، دا ریونیو جنریشن محکمہ دہ، دا Full-fledged ریونیو چہ دہ، ہغہ صوبائی حکومت تہ ور کوی جی۔

جناب سپیکر: جی، دا نور سحر بی بی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نور سحر بی بی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں ریکویسٹ کرونگا کہ یہ بہت بڑی اماؤنٹ ہے۔ جناب سپیکر، آپ نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ قومی خزانے میں جا رہی ہے نا، آپ کو بتادیا۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو درخت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب! آپ اتنی لمبی بات کرتے ہیں کہ سوال اس میں گم ہو جاتا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جناب، ہم ہاؤس میں کونسلین اسلئے نہیں لاتے کہ ہمیں اس سے انفارمیشن

چاہیے، ہم کونسلین اسلئے لاتے ہیں کہ اس معاملے کا کوئی حل ہونا چاہیے، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہیں خالی۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: صرف اگر ہم نے انفارمیشن یعنی ہو تو یہ انفارمیشن تو ہمارے پاس ہوتی ہے، تب

ہم کونسلین لے کر آتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں خالی ضمنی سوال پوچھا کریں، ابھی دیکھو، ابھی کونسلینز آؤر ختم ہو گیا اور چالیس سوال رہتے

ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: ٹھیک ہے سر، اگر کوئی ایک چیز کا تو حل ہونا تاکہ پتہ چل سکے ہم ایک قدم آگے

بڑھے ہیں۔ اگر ہم چیزوں کو اسی طرح رولتے جائیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں جی، ہر چیز کا ایک پروسیجر، ایک طریقہ، رول مقرر ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، میں Mover ہوں، میرا مطمئن ہونا یہاں ضروری ہے۔

جناب سپیکر: بہت ضروری ہے پر مجھے بھی۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: اسلئے کہنا تاکہ میں مطمئن ہوں اور میں جواب دے سکوں کہ میں نے یہ کونسلین

کیا ہے یا اتنی بڑی محنت کی ہے۔ ایک سوال پر ڈیڑھ لاکھ روپے سے زیادہ پیسہ خرچہ ہوا ہے اور اگر اس کا

جواب بھی کوئی نہ ہو تو پھر تو جناب، بھیجئے گا کوئی مقصد ہی نہ ہو۔ جناب سپیکر، پھر آپ کو بھی خفا کروں جو میں کبھی نہیں چاہتا، یہ بھی بڑی زیادتی ہے۔

(تقصے)

جناب سپیکر: جی، نور سحر بی بی۔

* 868 - محترمہ نور سحر: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات شجر کاری کے دوران پودوں اور درختوں کی کٹائی کر کے نئے پودے اور درخت لگاتا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) 2008-09 کے دوران کل کتنے پودے لگائے گئے ہیں;

(ii) شجر کاری مہم کے دوران ضلع وائز درختوں کی تعداد اور اقسام کی تفصیل فراہم کی جائے;

(iii) 2008-09 میں درختوں کی کٹائی کا طریقہ کار کیا تھا;

(iv) درختوں کی نیلامی سے وصول ہونے والی رقم کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے;

(v) ہر ضلع کی ترقی پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر جنگلات و ماحولیات): (الف) محکمہ جنگلات شجر کاری کے دوران پودوں اور درختوں کی کٹائی نہیں کرتا بلکہ ان خالی جگہوں / رقبہ جات پر شجر کاری کی جاتی ہے جہاں پر پودے نہیں ہوتے، نیز سردرن سرکل کے زیر اثر علاقے میں خشک اور بوسیدہ درختان کے علاوہ مختلف روڈوں کی توسیع کی بناء پر متعلقہ محکمہ کی درخواست پر درختوں کی کٹائی کی جاتی ہے جسکی بدولت مختلف ترقیاتی منصوبوں کی منظوری کے تحت ہر ضلع میں نئے پودے لگائے جاتے ہیں۔

(ب) (i) سال 2008-09 کے دوران صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع میں کل 13.579 ملین

پودے لگائے گئے ہیں۔

(ii) شجر کاری مہم کے دوران لگائے گئے ضلع وائز پودہ جات کی تعداد اور اقسام درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام ضلع	پودہ جات کی تعداد (ملین)	اقسام پودہ جات
1	کوہستان	1.720	بیڑا، ایلھنتس، اخروٹ، توت، سفیدہ، کیکر، چیرڑھ، یوکلپٹس، پولائی

چیرٹھ، کیکر، سفیدہ، اخروٹ، بکین، ولو، یو کلپٹس، کائل، ایلنتھس، توت	1.859	بگرام	2
سفیدہ، کیکر، درمک، گوند، چیرٹھ، دیار، بیاز، ایلنتھس، روینہ، توت، کچھنار، پولائی	2.016	مانسہرہ	3
کیکر، ویس، سینس، املوک، دیار، بیاز، چیرٹھ، یو کلپٹس، پولائی، روینہ، بکائن، سفیدہ	0.984	ایبٹ آباد	4
تیشم، گوند، پھلائی، چیرٹھ	0.366	ہری پور	5
چیرٹھ، روینہ، سفیدہ، ایلنتھس، دیار	0.172	چترال	6
گوند، کیکر، ایلنتھس، چیرٹھ، پھلائی، توت، دریک	0.858	لوڈیر	7
کیکر، ایلنتھس، سفیدہ، دیار، چیرٹھ، دریک	0.384	اپردیر	8
گوند، کیکر، ایلنتھس، سفیدہ، املوک، چیرٹھ، بیاز، دریک، اخروٹ	0.547	سوات	9
گوند، چیرٹھ، پھلائی، روینہ، ایلنتھس، سفیدہ، بکائن	3.222	بونیر	10
کیکر، چیرٹھ، دریک	0.347	شائگہ	11
گوند	0.180	ملاکنڈ	12
گوند، پھلائی، سنٹھ، کیکر، تیشم اور بیر	0.051	پشاور، چارسدہ	13
تیشم، لاپچی	0.067	مردان	14
تیشم، لاپچی	0.013	صوابی	15
گوند، پھلائی، سنٹھ، کیکر، بیر	0.043	کرک	16
گوند، پھلائی، سنٹھ، کیکر، بیر	0.022	ہنگو	17
گوند، پھلائی، سنٹھ، کیکر، تیشم اور بیر	0.229	بنوں	18

گوند، تیشم، کیکر، بیر	0.126	لکی مروت	19
گوند، تیشم، کیکر، بیر، سکھ چین، دریک، نیم	0.370	ڈی آئی خان	20
	13.579	کل	

(iii) سال 1993ء سے کمرشل بنیادوں پر سبز درختان کی کٹائی وغیرہ پر مکمل پابندی عائد چلی آرہی ہے لیکن حکومت صوبہ سرحد نے مندرجہ ذیل پالیسیاں مرتب / منظور کی ہیں جن کے تحت صوبہ سرحد سے مختلف فارسٹ سرکلوں میں سال 2008-09 سے عوام کے مفاد کی خاطر کٹائی کا کام جاری ہے۔ پالیسیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

- 1- ہزارہ فارسٹ سرکل کے جنگلات میں درختان کی کٹائی حکومت صوبہ سرحد کی منظور شدہ پالیسی سال 2003ء برائے نکاسی خشک، ایستادہ، ہوازدہ درختان کے تحت کی جاتی ہے۔
- 2- اسی طرح ملاکنڈ فارسٹ سرکل میں جنگلات میں خشک شدہ، ایستادہ درختان کی کٹائی کا کام بذریعہ فارسٹ ڈویلپمنٹ کارپوریشن کی جاتی ہے جبکہ روڈ سائڈ خشک درختان کی کٹائی کا کام محمانہ طریقہ کار پالیسی کے مطابق عمل میں لایا جاتا ہے۔
- 3- سال 2008-09 کے دوران کشادگی اور عوامی کاموں میں رکاوٹ ڈالنے والے درختان کی مارکنگ کر کے کٹائی کیلئے متعلقہ مجاز اتھارٹی سے منظوری لے کر بذریعہ نیلامی فروخت کئے جاتے ہیں۔
- (iv) سال 2008-09 کے دوران محکمہ جنگلات نے ایف ڈی سی کے ذریعے کٹ شدہ درختان سے برآمد شدہ لکڑی اور محمانہ ضبط شدہ لکڑی اور روڈ سائڈ درختان کی نیلامی سے اور اسکے علاوہ سرکاری لکڑی کی نیلامی سے جو رقم وصول ہوئی ہے، انکی ضلع وائر تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ضلع	وصول شدہ رقم (ملین)
1	بگھرام	46.412
2	کوہستان	176.501
3	مانسہرہ	82.217
4	ہری پور	5.434
5	چترال	67.998

1.544	لوئردير	6
37.625	اڀردير	7
20.452	سوات	8
1.468	بونير	9
6.111	شانگلہ	10
1.811	ملاکنڈ	11
13.932	پشاور	12
5.202	چارسده	13
0.544	نوشهره	14
4.945	مردان	15
13.286	صوابي	16
0.250	کرک	17
0.586	کلی مروت	18
486.318	کل	

(v) سال 2008-09 کے دوران محکمہ جنگلات نے مختلف ترقیاتی منصوبوں پر جو رقم خرچ کی ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ضلع	وصول شدہ رقم (ملین)
1	کوہستان	5.212
2	بگرام	0.605
3	مانسره	16.440
4	ایبٹ آباد	4.800
5	هری پور	5.433
6	چترال	13.790
7	لوئردير	9.000

12.597	اپردیر	8
2.776	سوات	9
16.446	بونیر	10
8.903	شانگلہ	11
4.721	ملاکنڈ	12
3.200	پشاور	13
1.911	مردان	14
0.472	صوابی	15
0.752	کرک	16
0.315	ہنگو	17
3.260	بنوں	18
2.924	کلی مروت	19
10.903	ڈی آئی خان	20
124.460	کل	

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: سپیکر! ویسے تو اور میں Satisfied ہوں لیکن میں منسٹر صاحب سے ایک کونسلین تھوڑا سا پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے یہ پارٹ نمبر چار میں جو بتایا ہے کہ درختوں کی نیلامی سے وصول ہونے والی رقم کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی گئی ہے، یہ مجھے بتائیں کہ اس میں 20% جو یہ لکڑی ٹھیکیدار سے لی جاتی ہے، وہ بھی آیا اس میں شامل ہے اور جو لکڑی Wind fall کے ذریعے سے آتی ہے، آیا وہ بھی اس میں شامل ہے، اگر وہ اس میں شامل ہیں تو پھر تو بہت کم ہے؟

جناب سپیکر: جی واجد علی خان صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر! زما ہم یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: مختصر، صرف سوال بہ کوئی جی۔ وایئ کنہ جی، بسم اللہ، ڈاکٹر صاحب، ڈاکٹر فنا صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: دلته جي د شجرڪاري په باره ڪنڀه ڇهه د ڪومو اضلاع فهرست ٿي ورتي ڏي يا ڇهه په ڪومو ضلعون ڪنڀه ڊيويلپمنٽل مد ڪنڀه پيسه خرچ ڪري شوي ڏي نو ڊيڪنڀه ضلع ڪوهات نشته، آخر وٺي؟ نه پڪنڀه شجرڪاري شوي ده او نه په ڊيويلپمنٽل فنڊ ڪنڀه د ڪوهات ذڪر شته. دا ضمني ڪوئسڇن ڏي جي-

جناب سپيڪر: جي، واجد علي خان صاحب-

جناب محمد ظاهر شاه خان: سپيڪر صاحب! سپيڪر صاحب-

جناب سپيڪر: جي، ظاهر شاه خان، ستا په زرهه ڇهه ڏي جي؟

جناب محمد ظاهر شاه خان: زما د منسٽر صاحب نه دا ضمني سوال ڏي ڇهه ڪومه د ڇنگلاتو دا ڪٿائي روانه ده او خصوصاً په ڏي شانگله او سوات ڪنڀه خو په ڏي دوه ڏري ڪالو ڪنڀه ڊيره لويه تباهي اوشوله د ڇنگلو، په هغه د حڪومت او د محڪمه دا طريقه ڪار ڏي ڇهه ڪوم دغه ڪنڀه ڪٿائي ڪيري نو د هغه په ڇانه هلته ڪنڀه نوي ڇنگلات دغه ڪيري ليڪن هغه ڇهه ڪوم حساب سره ڪٽنگ شروع ڏي جي او ڪومه تباهي اوشوله، د هغه مقابله د هغه دغه ڊير----

جناب سپيڪر: لگول ڪم ڏي؟

جناب محمد ظاهر شاه خان: ڊير ڪم ڏي جي، هغه علاقه نه Cover ڪيري نو ڏي ڏي د پاره يو خصوصي ڇهه داسه يو پروگرام جاري ڏي، دا ڇهه د ڪومو علاقو د ڇنگلاتو ڪٽنگ ڪيري او د هغه دغه دغه شي جي؟

جناب سپيڪر: واجد علي خان صاحب-

ملڪ قاسم خان ڇنگ: سپيڪر صاحب-

جناب سپيڪر: جي، ملڪ قاسم خان صاحب-

ملڪ قاسم خان ڇنگ: جي ڪرڪ ڪنڀه د ڇنگلات په حواله سره ريكويسٽ مه ڏا ڏي ستاسو په Through بانده ڇهه په ڪرڪ ڪنڀه 38000 ايڪر د ڇنگلات زمڪه ده د ڪرڪ ڊويژن د پاره، تراوسه پوري ڪرڪ ڪنڀه ڊويژن وٺي نه ڏي ڪهلاو شوي، ڇنگلات ڊويژن؟

جناب سپیکر: جی واجد علی خان صاحب۔

وزیر جنگلات و ماحولیات: ملک قاسم صاحب خود د زما پہ خیال یو نوے کوئسچن راوری، کیدے شی، پہ ہغے باندے بنہ خبرہ دہ چہ یو ڊویژن د کھلاؤ شی خود ہغے مطابق بہ بیا جواب ورکرم جی۔ خنگہ چہ نور سحر بی بی خبرہ او کرہ نو دا جی کومے پیسے چہ د آمدن د فارست راخی نو دا صوبائی حکومت تہ ځی۔ دا مونر چہ کوم تقسیم کرے دے، فارست ڊیویلپمنٹل فنڊ ورته وائی چہ پہ Per feet باندے ہغہ فارست ڊیویلپمنٹ فنڊ وی نو ہغہ پیسے فارست ڊیپارٹمنٹ تہ راخی او فارست ڊیپارٹمنٹ ہغہ بیا پہ مختلفو ضلعو باندے د فارست د ڊیویلپمنٹ د پارہ خرچ کوی، نو دا کوم لسٹ چہ ئے ورکرم دے، دا ہغہ پیسے دی او چہ دا کومے 20% پیسے دی، دا ہم صوبائی حکومت تہ راخی نو صوبائی حکومت ہغہ بیا واپسی چہ کومے پیسے زمونرہ محکمے تہ ورکوی نو ہغہ د ہغے د Developmental دغہ پکبنے جدا وی او Non Developmental Expenditure جدا وی خود ہغے نہ بالاتر زہ بہ دا او وایم پہ دے فلور باندے چہ پکار دا دہ چہ صوبائی حکومت زیاتہ توجہ دے محکمے تہ ورکرو ځکھ چہ د دے ہیومن ریسورسز ڊیر کم دی، کہ پہ دیکبنے ځہ Lapses دی نو وجہ ہم دا دہ چہ زمونر پہ ڊیپارٹمنٹ کبنے د ہیومن ریسورسز کمے دے نو آئندہ مونر کوشش دا کوؤ چہ دا خپل ہیومن ریسورسز پورہ کرو نو د ہغے سرہ بہ زمونر Damages انشاء اللہ کم شی۔

ڈاکٹر اقبال دین: زما د سوال جواب اونہ شو۔

وزیر جنگلات و ماحولیات: ہاں ستاسو، ڊاکٹر صاحب، زہ بہ د خپل ڊیپارٹمنٹ نہ تپوس کوم، یقیناً چہ کوہاٹ پہ دیکبنے نظر انداز دے چہ دا Clerical mistake دے او کہ واقعی ہغوی دغہ ځائے کبنے ځہ پروگرام نہ دے کرے؟

جناب سپیکر: جی نور سحر بی بی۔ بل سوال ځہ دے جی؟

* 796 - محترمہ نور سحر: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا کے تحت Community Based Sustainable

Resource Management Project کا قیام عمل میں لایا گیا تھا؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

- (i) مذکورہ پراجیکٹ کا قیام کب عمل میں لایا گیا اور کب اختتام پذیر ہوا۔ مذکورہ پراجیکٹ ختم کرنے کی وجوہات بتائی جائیں، نیز اس پر کل کتنا خرچہ آیا:
- (ii) مذکورہ پراجیکٹ کی کارکردگی کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے:
- (iii) مذکورہ پراجیکٹ میں کام کرنے والے افسران کی ٹیکنیکل مہارت کیا تھی، نیز جن محکموں کے افسران کو ٹریننگ دی گئی ہے، ان کی تفصیل محکمہ وائز فراہم کی جائے؟
- جناب واحد علی خان (وزیر جنگلات و ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) مذکورہ پراجیکٹ کا قیام سوئس ترقیاتی کوآپریشن کے اشتراک سے 1999ء میں عمل میں لایا گیا اور دسمبر 2007ء میں اختتام پذیر ہوا۔ اس منصوبے کی کل لاگت 142.435 ملین روپے تھی، جس میں صوبائی حکومت کا حصہ 8.795 ملین روپے تھا۔ یہ منصوبہ اپنے مقرر کردہ اہداف و معیاد کی تکمیل کے بعد ختم ہوا۔

(ii) اس پراجیکٹ کے مقاصد میں مقامی ماحول کی پائیدار ترقی کے ذریعے لوگوں کی سماجی و معاشی ترقی اور غربت میں تخفیف شامل تھی۔ انہی مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے، زراعت، واٹر مینجمنٹ، جنگلات، حیوانات، حصول روزگار اور انسانی ترقی کے شعبہ جات میں مختلف قسم کے منصوبہ جات شروع کئے گئے، ان میں مقامی آبادی کو بھی شرکت کے بھرپور مواقع دیئے گئے۔ علاوہ ازیں صوبائی حکومت کے متعلقہ ضلعی اداروں نے بھی CBRM کے مقرر کردہ اہداف کے حصول کیلئے بھرپور معاونت کی۔ CBRM منصوبہ، صوبائی حکومت اور SDC کے درمیان طے شدہ معاہدے کی رو سے مانسہرہ اور بونیر کے اضلاع کی چار یونین کونسلوں میں نافذ العمل کیا گیا۔ منصوبے کے تحت ضلع مانسہرہ کی تین یونین کونسلوں گھنول، گرلاٹ اور مانور کے 71 دیہات میں 6815 گھرانے اور تقریباً 51,000 آبادی اس ترقیاتی منصوبہ جات سے مستفید ہوئی جبکہ ضلع بونیر کی نگرئی یونین کونسل کے 20 دیہات میں 4151 گھرانوں اور 24,000 آبادی کو فائدہ ہوا۔ ان چاروں یونین کونسلوں میں کئے گئے ترقیاتی کاموں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(iii) مذکورہ پراجیکٹ میں تکنیکی مہارت اور رابطہ افسران SDC نے مہیا کئے، ان میں ایک چیف تکنیکی افسر، چار رابطہ افسران، دو سوشل آرگنائزر اور ایک عدد اکاؤنٹنٹ شامل تھے۔ یہ تمام افراد SDC نے اپنے مرتب کئے گئے قاعدے اور معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے بھرتی کئے جبکہ صوبائی حکومت کی طرف سے ایک

پراجیکٹ ڈائریکٹر مقرر کیا گیا۔ اس کے علاوہ تین افراد بھرتی کئے گئے جن میں اکاؤنٹنٹ، اسسٹنٹ اور سٹینو شامل ہیں۔ یہ بھرتیاں سرکاری قواعد و ضوابط کے مطابق کی گئیں چونکہ منصوبے کا بنیادی مقصد مقامی آبادی اور وسائل کی ترقی تھی، اسلئے صرف ان یونین کونسلوں کے رہائشیوں کو اپنی استعداد کار بڑھانے کیلئے ٹریننگ دی گئی۔ پراجیکٹ کے دورانیہ میں 229 دیہات میں 444 ٹریننگ کے پروگرام منعقد کئے گئے۔ ان پروگراموں سے مجموعی طور پر 5379 افراد مستفید ہوئے جن میں 1290 خواتین بھی شامل تھیں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نور سحر: سر، دا Community Based Sustainable Resource Project وو، دا اوس ختم شوے دے۔ کوم وخت کبنے چہ ما کونسچن راوستے وو نو ہغہ وخت کبنے زما خہ مسئلے پکبنے وے خو اوس ہغہ ختم دی، بس زہ Satisfied ایم، سر۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، کونسچن نمبر 780۔

* 780 - مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے سرکاری ملازمین سے گروپ انشورنس کی کٹوتی گزشتہ چند برسوں سے کی گنا بڑھادی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری ملازمین کو بعد از ریٹائرمنٹ انشورنس کی جمع شدہ رقم سے بالکل محروم رکھا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جون 2008ء سے جون 2009ء تک کل کتنی رقم مذکورہ مد میں جمع ہوئی ہے اور اسے کہاں کہاں خرچ کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ہما یون خان (وزیر خزانہ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔ گروپ انشورنس میں اضافہ سے پہلے سکیل 1 تا 4 ملازمین کی ناگمانی موت کی صورت میں صرف 7500 روپے کی ادائیگی کی جاتی تھی جو اب بڑھا کر 150000 کر دی گئی ہے جس کیلئے کٹوتی میں اضافہ ملازمین سے صلاح و مشورہ کے بعد کیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) جون 2008ء سے لیکر جون 2009ء تک پریمیم کی مد میں جو رقم ادا کی گئی، وہ مبلغ 30,89,55,713 روپے تھی جو کہ معاہدہ کی رو سے سرکاری ملازمین کی کلیم کی ادائیگی جو کہ مبلغ 24,68,50,000 روپے بنتی ہے کی ادائیگی کے بعد بقایا رقم صوبائی ویلفیئر بورڈ اس رقم کو سرکاری ملازمین کی مالی امداد اور فلاح و بہبود کے پروگراموں پر استعمال کرتی ہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1-2005ء سے لیکر 2009ء تک موزی مرض کی امداد کے سلسلے میں مبلغ 74,76,000 روپے خرچ کئے گئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

No.	Year	No. of Approved cases.	Finally approved by Med. Board	Expenditure made upto 30/11/2009
1	2005	70	45	Rs. 540,000
2	2006	106	111	Rs. 1,332,000
3	2007	72	158	Rs. 1,896,000
4	2008	---	156	Rs. 1,872,000
5	2009	---	153	Rs. 1,836,000
Total		246	153	Rs. 7,476,000

2-2005ء سے لیکر 2009ء تک شادی بیاہ کے مد میں مبلغ 11,120,000 روپے خرچ ہوئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

No	Year	Number of Winners	Amount released
1	2005	180	Rs. 1,800,000
2	2006	272	Rs. 2,720,000
3	2007	303	Rs. 3,030,000
4	2008	357	Rs. 3,570,000
Total		1,112	Rs. 11,120,000

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ جی؟

مفتی کفایت اللہ: جی، اس میں سپلیمنٹری یہ ہے کہ یہاں میں نے جو تفصیل مانگی ہے تو مجھے نے بہت زیادہ ٹیکنیکل طریقے سے اس کو خلاصہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے مانگا ہے 2008ء اور 2009ء اور انہوں نے جواب دیا ہے 2005 سے 2009ء میں نے 2005 نہیں مانگا ہے جی۔ پھر جناب سپیکر، اطلاعات اتنی غلط ہیں کہ یہ مجھے کہتے ہیں کہ تیس کروڑ نواسی لاکھ روپے اور جو کلیم ہے، وہ ہے چوبیس کروڑ

اڑسٹھ لاکھ، جو بقیہ رقم بچتی ہے تو وہ چھ کروڑ ہیں اور محکمہ مجھے جو جواب دے رہا ہے جی، وہ ایک کروڑ پچاسی لاکھ کا جواب دے رہا ہے اور چار کروڑ پندرہ لاکھ کے بارے میں وہ خاموشی اختیار کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی جواب۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: تو سپیکر صاحب، میری اس میں گزارش یہ ہے کہ میری درخواست ہوگی، محترم ارشد عبداللہ صاحب تو بہت Polite آدمی ہے اور ہمیں شرم آتی ہے ان کے بارے میں کوئی بات کرتے ہوئے، وزیر موصوف نہیں ہیں اور اگر محترم ارشد صاحب اس کو کمیٹی کی طرف Refer کر دیں تو ایک کام ہو جائے گا جی۔

جناب سپیکر: جی جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: کمیٹی پہ جس طرح انہوں نے حکم کیا ہے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اتنی مہربانی ہوگی کہ سرکاری آفیسرز ہیں، ان کو زیادہ آگریہ لوگ تنگ نہ کریں تو یہ کام جلدی نمٹا لیتے ہیں۔ تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

مفتی کفایت اللہ: سر، میں آپ کا اور منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر: بڑے طریقے سے Question referred کروادیا۔ جی، نور سحر بی بی، سوال نمبر 782۔

* 782 - محترمہ نور سحر: کیا وزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ انتظامیہ سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کرتا ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ کے زیر نگرانی گھروں / بنگلوں کی تعداد کتنی ہے، نیز

جن افسران کو الاٹمنٹ ہوئی ہے، ان کی مکمل تفصیل بمعہ ایڈریسز فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) موجودہ وقت میں محکمہ انتظامیہ کی زیر نگرانی ٹوٹل 1388 گھر / بنگلے ہیں جن کی الاٹمنٹ کی جاتی

ہے۔ جن افسران کو الاٹمنٹ کی گئی ہے، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب سپیکر: جی، سپلیمنٹری سوال کوئی ہے؟

محترمہ نور سحر: ہاں سر۔ یہ Answer انہوں نے بہت اچھے طریقے سے دیا ہے، بہت استادی سے دیا ہوا ہے لیکن میرے خیال میں یہ اتنا Interesting question ہے کہ اس میں پورا ہاؤس میرا ساتھ دیگا۔ میں اس پورے ہاؤس سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ جس کا اس میں Interest ہو تو میرا ساتھ دیں۔ میں کہتی ہوں کہ ان کو اتنا کھینچنا چاہیئے، اتنا کھینچنا چاہیئے بلکہ کمیٹی اسکو ختم ہی نہ کرے اس کیس کو۔ کتنی غلط الاٹمنٹ انہوں نے کی ہے، کتنے لوگوں کے پاس گھر ہیں اور انہوں نے ہمیں Show ہی نہیں کیا۔ کچھ لوگ اسلام آباد میں رہ رہے ہیں، کچھ ڈی سی اوز ہیں اور کچھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی خالی سپلیمنٹری سوال کریں۔

محترمہ نور سحر: سر، کونسی ہے نا، انہوں نے اس کی الاٹمنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اتنا لمبی تقریر سوال پر نہیں کرتے۔

محترمہ نور سحر: سر، یہ الاٹمنٹ کی میں نے آپ کو ایک کا پی بھیج دی ہے۔

جناب سپیکر: بس اس پر سوال کریں نا۔

محترمہ نور سحر: سوال اس میں یہ ہے کہ جو الاٹمنٹ انہوں نے کی ہے، انہوں نے پوری ڈیٹیل ہمیں نہیں دی ہے۔ چونکہ اس میں کوارٹرز کی ڈیٹیل نہیں ہے، اس میں کواہٹ روڈ کی جو سول کوارٹرز ہیں، اس کی ڈیٹیل نہیں ہے۔ اس میں ان لوگوں کی ڈیٹیل نہیں ہے کہ جو دو دو گھر رکھے ہوئے ہیں، یہ میرٹ پر نہیں ہوا، یہ Transparency نہیں ہے اور اس پر جو Entitlement۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شازیہ بی بی۔

محترمہ شازیہ طہماس: سر، In fact کونسیں کا جو (ب) جز ہے، اس کے بارے میں پوچھنا یہ ہے کہ گھروں اور بنگلوں کی تعداد کتنی ہے؟ انہوں نے لسٹ میں یہ نہیں بتایا کہ جن جن افراد کو انہوں نے یہ دیئے ہوئے ہیں، یہ گھر ہیں، بنگلے ہیں، کیا ہے؟ گریڈ وائرڈ دیئے ہیں یا پسندیدگی کے حوالے سے دیئے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔ One by one, one by one۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ کافی Interesting سوال ہے، اس میں صاحبزادہ عبدالقیوم روڈ

(نیو) اس میں بنگلے کی الاٹمنٹ Show کی گئی ہے 18-12-06 تو کیا یہ 1918 یا 2018 ہے؟

جناب سپیکر: جی نکمت بی بی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اور دوسرا سر، اس میں دوسرا بھی ایک ہے اور دوسرا سر، یہ گلشن رحمان (بی) بلاک اس میں 14-04-2017 وہ تو ابھی آیا ہی نہیں ہے تو سر، باقیوں کے سامنے انہوں Date لکھی بھی نہیں ہے تو Kindly۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نکتہ بی بی۔

محترمہ نکتہ یا سمین اور کرنی: جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے ڈیٹیل دی ہے کچھ بنگلوں کی اور کچھ کوارٹرز کی تو اس میں کچھ اوپر ہی انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ "غیر قانونی الاٹمنٹ، سرکاری رہائشگاہیں مندرجہ ذیل اہلکاروں کو الاٹ کئے گئے" اور پھر جناب سپیکر صاحب، اس میں آپ اگر دیکھیں تو یہاں پر سولہویں نمبر پر طارق نواز صاحب کا لکھا ہوا ہے، باقی تو میں نہیں جاؤنگی اس کی ڈیٹیل میں کیونکہ نور سحر بی بی نے بتا دیا کہ یہ ساری انفارمیشن ہی غلط ہے لیکن یہاں پر یہ لکھتے ہیں کہ اس کا جو عمدہ ہے، وہ گارڈ ہے اور اسے B-31 جو بنگلہ ہے یا کوارٹرز ہے، جو بھی ہے، اس کو زبردستی قبضہ دیا حالانکہ اس کو C-7 ملا تھا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ کیسی ایڈمنسٹریشن ہے کہ جس کے لوئر گریڈ کے آفیسرز جو ہیں تو ان کو غیر قانونی طور پر کیسے الاٹمنٹ کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، ملک قاسم خان صاحب۔

ملک محمد قاسم خان خٹک: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے جناب آزیبل منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کہ آیا یہ جو مکانات الاٹ ہوتے ہیں، اس میں میرٹ کو قطعی نظر انداز نہیں کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: درغے، دابس تا سوتہ درغہ جی، دایو مالت اوزگار شی۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔ جناب سپیکر، یہ جو مکانات کی الاٹمنٹ ہوتی ہے، میرے خیال میں اس میں بہت زیادہ بے قاعدگیاں ہیں اور ہمارے پاس ایک فہرست ہے جس میں 17 لوگوں کو غیر قانونی الاٹمنٹس ہو گئی ہیں۔ اصل میں ہم سیاسی لوگ آتے جاتے ہیں ناجی اور یہ بیوروکریسی والے تو چکے وہاں رہتے ہیں، ان بیوروکریسی والوں کو لگام لگانا مشکل ہے۔ اگر اس کو ہمارے ٹریڈی بنچر والے بھی مان لیں اور اس کیلئے ہم کمیٹی کے اندر کوئی ضابطہ اخلاق بنالیں تاکہ اسلام آباد میں کام کرنے والے تو یہاں نہ رہیں۔ اب وزراء کے پاس مکانات نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: وہ کرایوں کے مکانوں میں رہ رہے ہیں اور یہ لوگ وہاں رہتے ہیں تو مہربانی کیجئے۔۔۔۔۔

جناب عطفی الرحمان: جناب سپیکر صاحب! پہ دیکھنے داسے افسران شتہ چہ ہغوی سرہ یو کور پہ دے خائے کنبے دے او ترانسفر ئے چہ کوم دے پہ اسلام آباد کنبے دے، پہ اسلام آباد کنبے ئے ہم کورونہ اغستے دی او پہ دے خائے کنبے ئے ہم کورونہ اغستے دی نو زمونہ دا گزارش دے چہ یرہ دوئی کوم کورونہ Avail کری دی، کم از کم پہ پیسنور باندے یر زیات لوڈ دے نو د بھر نہ چہ کوم افسران راغلی دی نو پکار دا دہ چہ ہغوی پہ ہغے کنبے Accommodate شی او دلته کنبے چہ کوم سری دوہ کورونہ Avail کری دی، پکار دا دہ چہ دے دے خوتول دیتیل لیکلے شوے وے چہ بھئی دے افسر سرہ پہ فلانکی خائے کنبے ہم کور دے، دے خائے کنبے پہ پیسنور کنبے ہم ورسرہ کور دے او پہ اسلام آباد کنبے ہم ورسرہ کور دے نو ہغہ تہ خہ ضرورت نشتہ۔

جناب سپیکر: تاسو وایی چہ یو کور ورسرہ پریردی؟

جناب عطفی الرحمان: یو، یو۔

جناب سپیکر: جی، عالمگیر خلیل صاحب، عالمگیر خان خلیل صاحب۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: یرہ شکر یہ۔ جناب سپیکر صاحب، دا کوم فہرست چہ دوئی ورکریے دے، لسٹ، پہ دیکھنے یر کافی کسان دی خو زہ بہ درتہ پکنبے مشہورے نامے واخلم۔ دوئی لکہ لیکلی دی ارباب شہزاد، ارباب شہزاد پہ پریذیدنٹ ہاؤس کنبے زرداری صاحب سرہ سیکریٹری دے او ہغہ ئے Show کریے دلته دے۔ داسے یر کافی کسان، بل یو سوال دا دے چہ آخر د دے کورونو ورکولو Criteria خہ دہ؟ دوئی پہ اولہ جمرود روڈ باندے یو سرے بنودلے دے چہ گریڈ 17 ڈاکٹر دے او ہغہ لہ درانی صاحب پہ 2005ء کنبے کور ورکریے دے 2005ء کنبے، گریڈ 17 دے او مطلب دے گریڈ 20 کنبے اوسیری نویو مہربانی دا او کروی چہ دا خومرہ معلومات دوئی ورکریے دی، زما پہ اندازہ باندے او خومرہ چہ پکنبے زہ پیژنمہ پہ دیکھنے کم از کم شپیتہ اویا خو ہڈو پیسنور کنبے شتہ نہ، (تالیان) دا خودلته شتہ ہم نہ، پہ غلط انفارمیشن زہ

وايمه چه د دوئ نه تپوس او کړه شی او بل يو دا ده، دا Criteria د او بنائى چه آيا دا گريد وائز ورکوى، دا کور په کومه طريقه دوئ ورکوى؟ داسه کسان شته چه لکه په کوم ځائے کېښه دا ججان اوسپړى، کومه کالونى ده، بیره نوم ئه رانه هير شو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جوډيشل۔

جناب محمد عالمگير خلیل: د جوډيشل په دیکښه د گريد 18 کسان هم اوسپړى او هغه د 20 او 21 والا ځايونه دى، په هغه کېښه گريد 18 ته ملاؤ شوې دى نو په دې نه پوهيږو چه دا Criteria آخر د گورنمنټ يا د دې د پيپارټمنټ څه ده؟ دا په کومه طريقه ورکوى؟ 19 او 20 والا مطلب دا دې چه بغير کوره گرځي او 16، 17 او 18 ته د ملاوېږي نو يو مهربانى دا ده، زه وایم چه دا يو کميټى ته ورواستوئ چه د دې پوره تحقيقات اوشى او چه دا کوم غلط انفارميشن چا ورکړى دى چه دوئ له د دې سزا ورکړه شی۔

جناب سپیکر: جى، تهينک يو۔ ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنى: سپيکر صاحب! دا ډير پرابلم چه جوړېږي لکيا دې نو يو وجه دا ده چه Accommodation کم دې او ډيمانډ زيات دې جى، زما محکمې ته ریکويسټ دا دې چه د دوئ څه پلاننگ شته دې د ډيمانډ پوره کولو د پارہ؟ دويم زما سوال دا دې جى بعضې ځايونو کېښه د مختلف دغه د وجه نه Accommodation هم شته، لکه خزانه شوگر مل په لارے باندے شته، نو دا د حکومت څه داسه پلاننگ شته دې چه هغه Utilize شی يا نور ځايونه Utilize شی کنه جى؟ ډيره مهربانى۔

جناب سپیکر: ٹريډري نچرے کون جواب دے گا؟

جناب منور خان ايډوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جى منور خان، منور خان۔

Mr. Munawar Khan Advocate: Thank you, Sir.

بگيم سنجيده يوسف: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: او درپره يو منټ جى۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اس سلسلے میں سر، میں منسٹر صاحب سے یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

بیگم سنجیدہ یوسف: سر، ایک منٹ۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی ایک منٹ، ایک منٹ۔ منور خان صاحب جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: کہ سر، اس میں زیادہ تر مجھے جو معلومات ہوئی ہیں، اس میں ریٹائرڈ لوگ بھی

رہ رہے ہیں ابھی تو کم از کم وہ ریٹائرڈ لوگوں سے تو خالی کرائیں جو آن ڈیوٹی ہیں، کم از کم ان کو تو ملنا چاہیے۔

تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جی سنجیدہ یوسف بی بی۔ میرے خیال میں سب کا سوال ایک ہی ہے، تکلیف ہے اور سب کو

ہے۔

بیگم سنجیدہ یوسف: نہیں جی، میرا سوال الگ ہے سر۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ سب بیٹھ جائیں، میرے خیال میں سب بیٹھ جائیں۔

بیگم سنجیدہ یوسف: نہیں، نہیں سر، میرا الگ ہے کیونکہ میرا ہاں انہوں نے 148 پر نام Mention کیا

ہوا ہے کہ مجھے ملا ہوا ہے لیکن مجھے کوئی کوارٹر نہیں ملا۔ میں ایم پی اے ہاسٹل میں رہ رہی ہوں۔

(قہقہے / تالیاں) نہ گھر ملا ہے، نہ بنگلہ ملا ہے اور دیکھیں میں ایم پی اے ہاسٹل میں سب کو پتہ ہے کہ

رہ رہی ہوں اور یہ کیسی بات ہے؟

جناب سپیکر: سب سے دلچسپ سوال تو آپ کا آیا۔ آرتیبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: یہ میرے خیال سے ہاؤس کی بڑی دلچسپی ہے اور شاید ایڈمنسٹریشن والوں کا جو طریقہ کار ہے، اس

پر اتفاق نہیں ہے۔ Objections ہیں تو ایک تو یہ ہے کہ مجھے کوئی Objection اس پر نہیں ہے، اگر یہ

کمیٹی کے پاس جاتا ہے تو بالکل جائے لیکن جہاں تک ایک سوال اٹھا کہ ایک ایم پی اے صاحبہ کے نام الاٹ

ہے اور ان کی ابھی تک انہوں نے Possession نہیں لی۔ یہ ہوتا اس طرح ہے کہ اگر آپ

Application دے دیں تو آپ کے نام پر الاٹ ہو جاتا ہے لیکن آپ کو Possession after

three months, four months, five months جب کوئی دو سر آدھی ریٹائرڈ ہو جائے گا،

اس کے Against آپ کو ابھی سے الاٹ ہو جاتا ہے۔ یوں یہ اس قسم کی غلط فہمی ہے جو کہ ریکارڈ کے

حوالے سے آئی ہے اور یہ زیادہ تر جو ہے، پرانے دور کی الاٹمنٹس ہیں، ہمارے بہت کم ہیں، ہماری گورنمنٹ میں 10% بھی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: ابھی کیا Oppose کرتے ہیں کمیٹی؟

وزیر قانون: نہیں جی، بالکل It should go unanimously، ہاں ابھی پوچھیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. آج تو سارے سوال بی بی بی آپ کے ہیں۔ جی سوال

نمبر خہ دے؟

* 808 - محترمہ نور سحر: کیا وزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا صوبہ بھر میں سرکاری وغیر سرکاری افراد کو گاڑیاں فراہم کرتا ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ دو سالوں کے دوران جن سرکاری وغیر سرکاری افراد کو گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) محکمہ انتظامیہ سیکرٹریٹ اور ملحقہ محکمہ جات کے سرکاری افسران کو گاڑیاں ٹرانسپورٹ کمیٹی رپورٹ 2005ء میں دی گئی استحقاق کے مطابق فراہم کرتی ہے۔ جہاں تک صوبہ کے دوسرے اضلاع کے سرکاری افسران کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ لوکل گورنمنٹ نظام کے متعارف ہونے کے ساتھ افسران کیلئے سرکاری گاڑیوں کے بندوبست کا طریقہ کار محکمہ لوکل گورنمنٹ کے سپرد ہوا ہے، لہذا محکمہ لوکل گورنمنٹ اس بارے میں صحیح صورت حال بتا سکتا ہے اور غیر سرکاری افراد کو محکمہ ہذا کی طرف سے کوئی گاڑی سرکاری طور پر فراہم نہیں ہوتی۔

(ب) گزشتہ دو سالوں کے دوران فراہم کردہ گاڑیوں کی تفصیل ضمیمہ میں ملاحظہ ہو۔

جناب سپیکر: پکنبے بل خہ سوال شتہ جی سپلیمنٹری؟

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب! وزیر صاحب تو موجود ہی نہیں ہیں تو میں سوال کس سے کروں؟ ان کو آپ پابند کریں کہ جس کا بھی کونسیجین آتا ہے تو سیکرٹری صاحب کو یہاں موجود ہونا چاہیے تاکہ ان کو صحیح معلومات حاصل تو ہوں نا۔ جس ڈیپارٹمنٹ کا بھی کونسیجین ہوتا ہے تو اس کا منسٹر بھی نہیں ہوتا، سیکرٹری بھی نہیں ہوتا تو اس کونسیجین کو لانے کا کیا فائدہ؟

وزیر قانون: سر، یہ تو سب کی Collective responsibility ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: نا، وہ تو ٹھیک ہے۔

محترمہ نور سحر: اچھا سر، اس میں یہ کونسیجین ہے کہ انہوں نے ہمیں 74 گاڑیوں کی تعداد بتائی ہے، ان سے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا ہماری ٹرانسپورٹ کی 74 گاڑیاں موجود ہیں جن کی ڈیٹیل انہوں نے ہمیں دی ہے باقی کی ڈیٹیل کدھر ہے؟ ان کو اس کو چھپانے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: سوال تو یہ ہے کہ سرکاری اور غیر سرکاری افراد کو جو گاڑیاں فراہم کیں تو یہاں محکمے نے کہا ہے کہ ہم نے غیر سرکاری افراد کو گاڑیاں فراہم نہیں کیں، یہ تو بہت بڑا جھوٹ ہے۔

(تھقے)

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: یہ تعداد اسلئے کم نظر آتی ہے کہ جو گاڑیاں الاٹ کی گئی ہیں کسی سرکاری آفیسرز کو، ان کے نام ہیں اور ایڈمنسٹریشن کا اپنی ایک Limit ہوتی ہے، مینڈیٹ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ان آفیسرز کو جو دیتے ہیں۔ باقی جو ڈسٹرکٹ میں ہوتا ہے، وہ پھر دوسرے ڈیپارٹمنٹس کے پاس آجاتا ہے، لوکل گورنمنٹ کے پاس آجاتا ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ جو اس میں 'پول' کے Cars ہیں چونکہ وہ کسی کو As such allot نہیں کئے گئے ہیں یا کسی کو نہیں دیا گیا، لہذا اس کی تفصیل نہیں ہے۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب! میں اس سے Satisfied نہیں ہوں، یہ کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ اختیارات کا پتہ بھی چل جائے اور یہ بھی پتہ چل جائے کہ کیوں سرکاری اور غیر سرکاری لوگوں کو فراہم کی گئی ہیں؟ یہ ایک بہت لمبی ڈیٹیل ہے جو انہوں نے ہمیں نہیں دی ہے۔

جناب سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: دیکھیں جی، غیر سرکاری آدمی کو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کسی کو مل جائے اور اگر ہے تو آپ کوئی Example دے دیں۔ باقی تفصیلات آپ کو دے دیئے ہیں، ابھی ہر چیز آپ کمیٹی کو بھجوائیں گے تو اس طرح تو بزنس نہیں چلے گا، آپ ووٹ کروالیں پھر۔

محترمہ نور سحر: سر، ایڈمنسٹریشن ایک بہت بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے، اتنی معمولی ڈیٹیل یہ ہمیں نہیں دے سکتے؟ جب تک یہ ہمیں پوری ڈیٹیل نہیں دیں گے تو ہم کمیٹی میں ان کو بلا کے ان سے ڈیٹیل لے لیں گے۔ وہ تو اتنا بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے کہ پورا صوبہ اس کے اوپر Depend کرتا ہے تو اس کی چھوٹی سی ڈیٹیل، ایک صفحے کی ڈیٹیل کس طرح Answer لکھا ہے؟

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourale Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye'.

Voices: 'Yes'.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: 'No'.

ایک آواز: سر، اس کو ووٹنگ کیلئے پیش کریں۔

Mr. Speaker: Okay. Those who are in favour of it, may stand up before their seats.

(In favour twelve)

Mr. Speaker: Now those who are against it, may stand up before their seats.

(Against thirty nine)

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. Malik Qasim Khan Sahib, Question No. 584.

* 584۔ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر اسٹبلشمنٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ انسداد رشوت ستانی سرکاری ملازمین کی انکوائری کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پچھلے تین سالوں کے دوران کتنے سرکاری ملازمین کی انکوائری کی گئی ہے اور کن کن کو سزا دی گئی ہے، ہر محکمے کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔ مروجہ قانون انسداد رشوت ستانی آرڈیننس 1961ء کی دفعہ 3 کے تحت محکمہ انسداد رشوت ستانی کو بد عنوان سرکاری ملازمین کے خلاف انکوائری کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ جرائم کار تکاب ثابت ہونے پر

رشوت ستانی کے قانون مجریہ 1947ء کے تحت مقدمات درج کئے جاتے ہیں جن کو شہادتوں کی بنیاد پر مجاز حکام رشوت ستانی کے رولز مجریہ 1999ء کے تحت یا تو عدالت رشوت ستانی برائے سماعت بجھواتے ہیں یا محکمانہ کارروائی کیلئے سربراہان محکمہ کو بھیجتے ہیں یا شہادت کی کمی کے باعث ڈراپ کئے جاتے ہیں۔

(ب) فہرست محکمہ وائز اور سال وائز ایوان کو فراہم کی گئی جبکہ گزشتہ تین سالوں کے دوران عدالت اینٹی کرپشن میں ان مقدمات میں کسی مقدمہ میں سزا کا فیصلہ نہیں ہوا ہے اور نہ ہی محکمانہ سزائوں کے متعلق کوئی اطلاع محکمہ انسداد رشوت ستانی صوبہ سرحد کو دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ جی؟

ملک قاسم خان خٹک: دا خو جی دلته او گورہ، اول ما وئیلی دی چہ "اگر جواب اثبات میں ہو تو پچھلے تین سالوں کے دوران کتنے سرکاری ملازمین کی انکوائریاں کی گئیں اور کن کن کو سزائیں دی گئی ہیں، ہر جگہ کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے"، جناب والا، سزا خانے تہ ئے، تہ لو تہ ئے لیکلی دی، 'Nil', 'Nil', 'Nil' او تفصیل نشتہ جی، دا جواب نا مکمل دے جی۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: اس میں ضمنی سوال یہ بن رہا ہے کہ اس محکمے کو اسٹبلش کیا گیا ہے کہ یہ کسی کو سزا دے، تو تین سالوں میں اس محکمے نے کوئی سزائیں نہیں دیں، سزا کی جگہ 'Nil', 'Nil' ہے تو پھر اسکے رہنے کا جواز باقی نہیں رہتا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر، یہ واقعی اگر اس محکمے کو دیکھیں تو اس کے مقاصد یہی تھے کہ Accountability ہو اور یہ تین سالوں کا جو ریکارڈ ہے، اگر اس کو ہم جمع کریں تو مل ملا کر کوئی 1083 کل لوگوں نے Applications دی ہیں، 174 پر مقدمے قائم ہوئے ہیں، 170 محکمانہ اور اس کے علاوہ 739 ایسے بننے ہیں جو کہ فائل ہو گئے ہیں۔ سر، جواب چونکہ لاء منسٹر نے دینا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ Accountability کیسے ہوگی؟ محکمہ پولیس میں اگر آپ دیکھیں تو سر، تین سالوں میں 28 بندوں

نے Applications دی ہیں اور ایک بھی مقدمہ قائم نہیں ہوا تو کیا جو زور آور محکمے ہیں، ان پہ مقدمہ قائم

ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان صاحب۔ ثاقب اللہ خان صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڈیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ سر، زما ضمنی سوال

دے جی چہ پہ دغہ یو کیس باندے یا د دے محکمے سالانہ بجٹ سومرہ دے؟
زما سالانہ بجٹ پکار دے۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب، مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر، زہ د دے سرہ دا گزارش کوم چہ آیا رشوت زیات

شو، ورخ پہ ورخ زیاتیری او کہ کمیبری د ہغہ محکمے د حدود سرہ جی؟

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب، مائیک آن کریں۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب، پہ دے اسمبلی کبنے کہ ستاسو یاد وی نو د

اے پی او پبلک ہیلتھ بتگرام پہ بارہ کبنے ما خبرے کیرے وے جی او منسٹر
زراعت ما لہ یقین دہانی را کیرے وہ، بیا انکوائری ہم ہغوی او کیرہ جی او پہ ہغہ
انکوائری کبنے مونبرہ، کمیٹی ثابتہ کیرہ چہ دے گنہگار دے جی، ہغہ تہ تراوسہ
پورے سزا نہ دہ ملاؤ شوے نو مونبرہ بہ د چا نہ گیلہ او کیرو جی؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میں ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب، داسے Irrelevant ٹائم کبنے Irrelevant سوال بہ

نہ کوئی جی، دا خپل ستاسو یو بنہ فورم دے، یو بنہ اگسٹ ہاؤس دے ولے ئے
خرا بوئی؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر، میں Personal explanation پر، یہ کرپشن

معاشرے میں زیادہ ہے اور اپوزیشن کی ڈیوٹی ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔ ارباب صاحب! تاسو کبینی۔ منور خان

صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو۔ سر، یہ اینٹی کرپشن کا محکمہ جو ہے، اس سے واقعی لوگوں کی توقعات ہوتی ہیں کہ یہ ہمارے کیس وہ کریں گے لیکن افسوس یہ ہے کہ جس کیس میں یہ Interested ہوتے ہیں تو وہ پہلے پہلے ایف آئی آر کر لیتے ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ انکو آری کریں، اپنا کیس کمپلیٹ کریں کہ واقعی یہ ان کا کیس بنتا ہے یا نہیں، تب وہ ایف آئی آر کرتے۔ میری Proposal، میری Suggestion یہ ہے منسٹر صاحب سے کہ کہیں اس لاء میں کوئی Flaw تو نہیں ہے؟ سر، اگر اس سلسلے میں کوئی چینج، میرے خیال میں جو ڈائریکٹر اینٹی کرپشن تھا، اس نے مجھے پوری Law provide کی ہے کہ اس کو اگر آپ چینج کر لیں تو اس میں کچھ تبدیلی آسکتی ہے ورنہ یہ تو بالکل تنخواہیں لے رہے ہیں سر، اس میں کوئی Improvement نہیں ہے۔ اس سلسلے میں کوئی لاء، کوئی وہ لے آئیں تاکہ اس میں کوئی Changes لے آئیں۔

جناب سپیکر: جی میرے خیال میں کمیٹی میں جب آپ۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: اس طرح ہے جی کہ یہ اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ جو ہے، As such آپ نے دیکھ لیا کہ ان کی کارکردگی Satisfactory نہیں ہے تو اس کو یعنی صرف آج کے تناظر میں نہیں بلکہ اس کو تھوڑا کئی سال پیچھے جا کر دیکھنا پڑے گا کہ جب 'NAB' introduce ہوا، 'NAB' Laws آئے، نیب آرڈیننس آیا تو ساری قوم کی توجہ اس طرف شفٹ ہو گئی، انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے، اس وقت ٹھیک ہے کہ اس میں کچھ پولیٹیکل ایکٹرز بھی بعد میں آگئے تو یہ جو محکمے جنہوں نے اپنی فوقیت کھودی اور اس میں وہ Viability اور وہ Vibrantness جو ہے، وہ نہ رہا، ابھی یہ ہے کہ ہم اینٹی کرپشن لاز کا پورا، نہ صرف لاز بلکہ یہ سارے Mechanics اس کے کہ ڈیپارٹمنٹل ایکشن سے لے کے یعنی عدالت تک اس چیز کو ہم Review کر رہے ہیں، Comprehensive اس کا View لے رہے ہیں بلکہ خصوصاً ہمارے چیف سیکرٹری صاحب جو ہیں، وہ بڑی دلچسپی اس میں لے رہے ہیں، تو ہم کر رہے ہیں اور آپ سے، اگر کوئی Volunteer کرتا ہے کہ بھئی کمیٹی میں اگر یہ جانا چاہیے اور آپ لوگ یہ وعدہ کرتے ہیں کہ آپ دو تین مہینوں میں ایک اچھی Strategy ہمیں دے سکتے ہیں تو ہم آپ کے Views incorporate کر سکتے ہیں لیکن یہ ہم مانتے ہیں کہ بالکل یہ جو Laws ہیں اور یہ سارا میکانزم جو ہے، It's a failure،

In it has not delivered. تو ہم اپنی طرف سے کر رہے ہیں اور آپ کی طرف سے اگر کچھ آتا ہے۔
put تو وہ ہم ویکلم کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you.

(شور)

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! اس میں اینٹی کرپشن۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: وہ تو اوپن اوپر انہوں نے کر دی، آپ لوگ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور جو بھی آپ کی اچھی
Suggestions ہوگی۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر! آپ نے ہم کو ٹائم نہیں دیا تو کس طرح ہم۔۔۔۔۔
ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، ارباب ایوب جان صاحب۔ دا پکبنے پہ مینخ کبنے یو فالتو
کوئسچن راغے خو ارباب صاحب پہ Personal explanation باندے او دریدو۔
وزیر زراعت: Self explanation، خنگہ چہ شاہ حسین صاحب او وٹیل چہ ما یو
Complaint کرے وو دیو کرپٹ آفیسر برخلاف او تراوسہ پورے د ہغہ خہ اونہ
شو جی، زہ د تولو نہ مخکبنے جناب سپیکر صاحب، د شاہ حسین شکر یہ ادا
کوم چہ ہغہ ما تہ نشاندھی او کرہ چہ ستا محکمہ کبنے دا سرے کرپشن کوی،
ای پی او بتگرام او ما تاسو تہ دا او وٹیل آن دی فلور آف دی ہاؤس چہ شاہ
حسین صاحب بہ ہم پہ ہغہ کمیٹی کبنے وو، د ہغہ کمیٹی رپورٹ مونر تہ راغلو
او واقعی دا ثابتہ شوہ چہ ہغہ کرپٹ دے جی، نو ما Immediately (تالیاں)
ہغہ پینور تہ As OSD بدل کرو (تالیاں) او دا مے د ہغہ پہ فائل باندے
سیکرٹری تہ مارک کرل چہ دا ای پی او بتگرام آئندہ د پارہ ایڈمنسٹریٹیو جاب
باندے بہ نہ لگی۔ (تالیاں) دویم جناب سپیکر صاحب، د ہغہ کیس مو
اینٹی کرپشن تہ واستولو، پہ ہغہ باندے ثبوتونہ دی او انشاء اللہ تعالیٰ ہغہ بہ
جیل تہ خی۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، خبرہ دا دہ جی رشوت زمونر پہ ملک
کبنے عام دے، زمونر خومرہ معزز اراکین اسمبلی چہ دلته کبنے ناست دی،

مونڙ سره ستاسو هم دا ڊيوتي ده چه دا ڪرپشن مونڙه ختم ڪرو۔ (ٽالپاں)
 تاسو به ئے نشاندهي ڪوئ، دا ستاسو ڊيوتي ده چه تاسو د ڪرپشن نشادهي
 او ڪري چه دا ڪرپشن ختم شي، مخڪبنے لار نه شي او بالڪل ختم شي۔ The ball
 is in your court and you will say and we will act on that.

(ٽالپاں)

Mr. Speaker: Thank you.

(شور)

جناب شاه حسين خان: جناب سپيڪر! زه يوه خبره كوم۔
 جناب سپيڪر: وڻے ستا بيا هم تسلي نه ده شوے؟ نو بس اوشوه ڪنه، دا ڪوئسچنز
 آورده جي۔

(شور)

ملڪ قاسم خان خٽڪ: جناب سپيڪر صاحب! زه په ده دے۔۔۔۔
 جناب شاه حسين خان: جناب سپيڪر صاحب! زه صرف د منسٽر صاحب۔۔۔۔

(شور/قطع ڪلامياں)

جناب سپيڪر: په خپلو ڪبنے اول مشوره او ڪري؟ (تعمير) جي، مختصر، ستاسو
 نمبر ئے او وهلو۔

جناب شاه حسين خان: زه جي د منسٽر صاحب هم شڪريه ادا كوم، د دے هاؤس هم
 شڪريه ادا كوم او چه داسے منسٽر لکه څنگه چه ارباب صاحب دے، که داسے
 ٽول حڪومت شي نو انشاء الله تعالى دا مسئلے به حل شي، ڊيره مهرباني۔

(ٽالپاں)

جناب سپيڪر: ڪوئسچنز آور ختم شو جي۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: زه دا خبره كوم چه زه د منسٽر صاحب شڪريه ادا ڪول
 غوارم۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس جی، ہفہ ادا کرہ چہ د چا سوال وو، ہفہ ادا کرہ، دا دے زہ یو سوال پریرد مہ، ستا سو د زیات تائم د اغستو د وجہ نہ او بیا د ہغوی دغہ دے۔
مولوی عبید اللہ صاحب، سوال نمبر ۷۹۴ دے جی؟

مولوی عبید اللہ: سوال نمبر 794۔

جناب سپیکر: بنہ جی۔

* 794 - مولوی عبید اللہ: کیا وزیر اسٹبلشمنٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں حکومت کے معاملات چلانے کیلئے خلاصہ جات انگریزی زبان میں تحریر کیے جاتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت تمام خلاصہ جات قومی زبان اردو میں لکھنے کا ارادہ رکھتی ہیں تاکہ قومی شخص کو برقرار رکھا جاسکے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ بات درست ہے کہ حکومت کے معاملات چلانے کیلئے خلاصہ جات انگریزی زبان میں تحریر کیے جاتے ہیں، البتہ ضرورت کے پیش نظر اردو زبان میں ساتھ ساتھ بھی بنائے جاتے ہیں خصوصاً صوبائی کابینہ میں پیش ہونے والے خلاصہ جات، اسمبلی سوالوں کے جوابات اور سٹینڈنگ کمیٹیوں کیلئے ورکنگ پیپرز وغیرہ بھی اردو میں تحریر کیے جاتے ہیں۔

(ب) چونکہ ضرورت اور حالات کے تقاضوں کے مطابق خلاصہ جات اردو میں تحریر کئے جاتے ہیں، یہ سہولت خصوصاً کابینہ اور اسمبلی کے ممبروں کو حاصل ہے، اسلئے فی الحال حکومت اسی عمل کو برقرار رکھے ہوئی ہے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اول مولوی عبید اللہ صاحب۔

مولوی عبید اللہ: جناب سپیکر! میرے سوال کا متن یہ ہے "کہ صوبہ بھر میں حکومت کے معاملات چلانے کیلئے خلاصہ جات انگریزی زبان میں تحریر کیے جاتے ہیں"، دا زما سوال دے جی اور جواب مجھے ملتا ہے کہ "جی ہاں، یہ بات درست ہے کہ حکومت کے معاملات چلانے کیلئے خلاصہ جات انگریزی زبان میں تحریر کیے جاتے ہیں، البتہ ضرورت کے پیش نظر اردو زبان میں ساتھ ساتھ بھی بنائے جاتے ہیں" تو جناب

سپیکر، بات اس میں یہ ہے کہ ایک غیر انگریزی ملک ہے اور جس کے 95% لوگ انگریزی کو نہیں جانتے ہیں اور ان لوگوں کے معاملات سارے آپس میں ہیں، کسی انگریز کے ساتھ ان کے معاملات نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: اس میں ضمنی سوال کیا ہے جی، ضمنی سوال؟

مولوی عبداللہ: سوال یہ ہے کہ یہ انگریزی زبان میں خلاصہ جات ہیں، غیر انگریزی لوگوں کو کیوں کئے جاتے ہیں جبکہ سننے والے، دیکھنے والے بھی غیر انگریزی ہیں اور سوال کرنے والے بھی غیر انگریزی ہیں تو پھر انگریزی میں کرنے کا مطلب کیا ہے؟ آیا اس سے ہمارا قومی شخص خراب نہیں ہوگا؟ آیا ہماری قوم نیچے نہیں جائے گی؟

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔ سپیکر صاحب، دے سوال او دے جواب کبے دا تعین کیدو چہ قومی زبان کوم یو دے؟ نو قومی زبان اردو دہ جی۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

مفتی کفایت اللہ: نو ہغہ رابطہ زبان، رابطہ زبان۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

مفتی کفایت اللہ: نہ لبر صبر او کړئ کنہ، خیر دے، ستا سو تائم راخی کنہ۔

جناب سپیکر: گورہ صرف ضمنی سوال کوئی جی، ډیر بحث پرے مه کوئی۔ ضمنی سوال او کړئ جی تاسو، تاسو به جواب ور کړئ۔

مفتی کفایت اللہ: او جی۔ ضمنی سوال دا دے چہ زما قومی ژبه خو اردو دہ جی، اوس چہ کلہ د ژبو مینخ کبے مقابلہ راشی لکہ دلته پکار دا دہ چہ صوبہ سرحد کبے د پښتو وی او پښتو زمونږ ژبه دہ نو چہ اوس پښتو زما ژبه دہ، دا ہم نہ وی او قومی ژبه ہم نہ وی نو د انگریزی فائدہ خہ دہ جی؟ زہ دا وایمه چہ دا جواب د تھیک شی او مہربانی او کړئ، دے بان دے خپل نو تس۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، مخکبے خودا عبید اللہ صاحب چہ خہ خبرہ او کړہ، دا اسمبلی خو گریجویٹ اسمبلی دہ، دا خو ہغہ وخت راغلی وو چہ کوم وخت گریجویٹیشن Compulsory وو نو دیکبے خو سوال نہ

پیدا کیبری چہ دوئی پہ انگریزی نہ پوہیری۔ بل دا چہ زمونہر دلته اسمبلی کنبے درے ژبے دی، یوانگریزی، یواردو او یو پینتو، پہ ہغے کنبے تاسو ترجمہ ہم اورئی او تاسو خبرے ہم کولے شی نو دا دے د پارہ دہ۔ اوس وائی چہ اردو ضروری چہ دہ، زمونہر قومی ژبہ نہ دہ، قومی ژبہ ہغہ وی چہ د تہول قوم ژبہ وی، دا زمونہر د رابطے ژبہ دہ او زمونہر قومی ژبہ چہ دہ، ہغہ پینتو دہ دلته صوبہ کنبے۔ (تالیاں) د ہر چا خپل رسم و رواج دے۔ دا زہ اوس ہم وایم فلور آف دی ہاؤس چہ دا قومی ژبہ نہ دہ، دا د رابطے ژبہ دہ نو پہ دے وجہ باندے مونہر ہم دا خبرہ کوؤ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جی، معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں آئی ہیں جن میں جناب عنایت اللہ خان جدون صاحب، جناب حافظ اختر علی صاحب، جناب اورنگزیب خان صاحب، جناب سردار شمعون یار خان اور شیراعظم خان وزیر صاحب نے 26 فروری 2010ء کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

تحریک التواء

Mr. Speaker: 'Item No. 6': Akram Khan Durani Sahib, Akram Khan Durani, to please move his adjournment motion No. 139.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): "جناب سپیکر صاحب، ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ صوبہ سرحد میں بم دھماکوں میں عوام کے جانی نقصان کے ساتھ ساتھ صوبے کے لوگوں کا مالی نقصان بھی کافی زیادہ ہوا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے املاک تباہ ہو گئے ہیں، کاروباری حضرات کی دکانیں اور سامان جس سے ان کا روزگار وابستہ ہے، تباہ ہو گئے ہیں اور کئی لوگوں کے گھر اور جائیدادیں بھی تباہ ہو چکے ہیں، ان متاثرین کی نہ صوبائی حکومت نے کوئی مالی امداد کی ہے اور نہ مرکزی حکومت نے کوئی معاوضہ دیا ہے، لہذا اس مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔"

محترم سپیکر صاحب، تاسو تہ معلومہ دہ چہ زمونہر صوبہ بالکل پہ War کنبے دہ اور روزانہ پہ ورخ کنبے کلہ دوہ درے خلہ داسے دہماکے اوشی

چه په هغه کبڼه د عوامو هم او د گورنمنټ هم کافي خلق پکښه زخميان شى، شهيدان هم شى۔ په دیکڼه اوسه پوره صرف د حکومت چه څوک شهيد شى، هغوى ته پيسه ورکوى او چه څوک زخمى شى، هغوى ته پيسه ورکوى خو که تاسو او گورنمنټ جى دلته په ډيرو ځايونو کڼه لکه زمونږ په بنون کڼه جى په مختلفو ځايونو کڼه هم دا دهما که شوى دى، هلته منډان تهانه ده، هغه سره هم دهما که شوى وه، د هغه سره مکمله آبادى چه دا کورونه دى، هغه آلتوى دى او د هغه خلقو هيڅ قسم ذريعه د سر سوري نشته چه چرته، څه زمونږ کلچر هم داسه دے چه زمونږ خلق په تينټ کڼه د پښتو په انداز باندے نه شى اوسيدلے او چه د چا کور وران شى نو هغه خامخا چرته رسته دار ته او داسه غريبان خلق دى چه هغه کرايه هم نه شى Afford کولے چه چرته په کرايه باندے ځائے اونيښي۔ دلته پښور کڼه جى مينا بازار داسه واقعه ده چه هغه د هيريدلو نه ده او بالکل داسه هور وو چه زما خيال دے چه څوک انسان په زړه کڼه درد لري، هغه به ورته ژړلى هم وى او دکانونه ئے هم تباہ شول، کورونه هم تباہ شول او داسه دکانونه تباہ شول د تجارت چه هغه د سامان نه ډک وو، هغه ټول اوسوزيدل او داسه خلق وو په دیکڼه چه هغوى د بادشاهانو غوندے زندگى تيروله، د هغوى دومره نقصانات اوشول چه هغه اوس خپل دکان ته سامان هم نه شى راوړلے او دا صرف يو پښور ما نکړو درته په نښه، ملاکنډ کڼه هم دى جى، پوره ملاکنډ دے، دا پوره سدرن ډسټرکټس دى، دا پشاور ډويژن دے، دا هزاره ډويژن دے۔ اوس په دے بنياد باندے جى که چرته د بهر نه امداد راځى نو ټول پاکستان ته، نن موجوده امداد چه راځى مرکزى حکومت ته يا صوبے ته نو هغه د دهشتگردي په نوم راځى، تباہى زمونږ د صوبے ده، مرگونه هم زمونږ دى، جائيدادونه هم زمونږ تباہ کيږي، زمونږ ټولے کارخانه ولاړے دى، کاروبار او دکان ته څوک نه شى تلے او چه کله د هغه ځائے نه امداد راشى نو په هغه کڼه ډيره کمه حصه زمونږ پراونس ته راځى او تر اوسه پوره زما خيال دے، حکومت به دلته ما ته جواب راکوى، دوئ به دا ثابته نه کړى چه په دے ځايونو کڼه چه د خلقو عام آبادى تباہ شوى ده، کاروبارونه تباہ شوى دى، دکانونه تباہ شوى دى، د دے خلقو څومره امداد شوى دے؟ اوس خودا هم خبره

راغلي ده چه PSDP ڪبني چه ڄومره منصوبي راغلي دي، په هغه باندے هم ڪٽ لڳي نو زمونڙ. خوبه يو دا گزارش وي حكومت ته چه چرته سويلين Loss شوي دے، كه هغه دكان دے، كه هغه كارخانه ده، كه هغه تجارت دے او كه چرته دوي ڪٽ لڳوي نو زمونڙ صوبه د دے قابلہ نه ده چه زمونڙ په اهم منصوبو باندے دوي ڪٽ اولڳوي او بيا په دے حساب ڪبني په نور پاڪستان ڪبني مونڙ. هم شمار ڪري نو زمونڙ. به دا گزارش وي گورنمنٽ ته چه دوي د دے خلقو چه د چا ڪورونه تباہ دي او د چا نقصانات شوي دي، دا په هر ڄائي ڪبني به وي چه هلته، يورپورٽ خوبه يقيناً تيار شوي وي، لڪه زه هغه ورځ په بنون ڪبني وومه، دي سي او، ڪمشنر سره ما خبره او ڪره، هغه سي اينڊ ڊبليو ڊيپارٽمنٽ دا اوئييل، Assessment اوشو او د هر چا نقصان چه دے، د هغه اندازہ، Estimate هم شوي دے خو اوس دا ده چه كه چرته مونڙ نور هم لپٽ ڪوڙ او صرف زخميانو ته پيسے ور ڪوڙ، شهيدانو ته پيسے ور ڪوڙ نو بيا خودا ڪوم خلق چه تجارت ئي ختم شوي دے، دا به بالڪل جي داسے شي چه هغه به د فقير حيثيت له راشي؟ نو په ديڪبني زما به دا تجويز وي چه زمونڙ دا پراونشل اسمبلي، كه هغه دي يو قرار داد په شكل ڪبني وي او د مرڪزي حكومت نه مونڙ ڊيمانڊ او ڪرو، آيا مونڙ ته ڄومره امداد راغلي دے، دے صوبے ته؟ يو خودا ده چه پڪار ده كه دا معزز ايوان د دے نه خبر شي چه د دے صوبے Losses ڄومره دي او اوسه پورے مونڙ سره امداد، كه هغه بين الاقوامي ادارے دي او كه هغه مرڪزي حكومت دے چه هغوي ڄومره ڪرے دے؟ خو زه به دا خواست ڪومه چه چونكه دا ڊيره اهم ايشو ده او نن زمونڙ د پراونشل گورنمنٽ په ديڪبني زيات د دے سره Loss دے چه چرته دوي ڄي نو خلق به مطالبه ڪوي چه زما ڪور وران شوي دے، زما دكان وران شوي دے، زما كارخانه تباہ شوي ده، كه مونڙ په شريڪه د دے ڄائي نه د وفاقي حكومت نه مطالبه او ڪرو چه د دے صوبے سره فوري طور چه ڄومره اندازہ لڳيدلے ده، د ڪورونو، د دڪانونو او كارخانو نو هغه امدادونو ڪبني او ڪومو ڊونرز چه اعلانات ڪري دي او د بهر ملڪونو، خلقو دلته اعلانات ڪري وو چه مونڙ به دومره پيسے ور ڪوڙ نو زما به دا گزارش

وی چہ دلته دا اہم مسئلہ، دا کہ پہ دے باندے قرار داد وی او کہ پہ دے باندے
ہر خہ وی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ، دا تاسو ایڈمنٹ کول غواہی، کہ نہ قرار داد پرے راوستل غواہی؟
قائد حزب اختلاف: مونر، خو وایو چہ یو قرار داد بہ پرے راوہو۔

جناب سپیکر: دا خو ایڈجرنمنٹ موشن دے کنہ، اوس د دے متعلق اووایئ چہ دا
ایڈمنٹ کوؤ، سوال دا۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: مونر، خو دا وایو چہ دا خو پہ گورنمنٹ پورے دہ، کہ چرتہ تاسو
ئے ایڈمنٹ کوئی نو زما وریباندے اعتراض نشتہ۔

جناب سپیکر: تاسو ایڈجرنمنٹ موشن را کرے دے۔

قائد حزب اختلاف: مونر، تہ بیا جی ایجنڈا راغلہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د ہغوی نہ جواب اخلو کنہ۔

قائد حزب اختلاف: نہ جی، زہ خو پہ دے باندے نہ یم خو مونر، تہ ایجنڈا راغلہ چہ د 6
مارچ پورے بیا دا اجلاس نشتہ دے نو اوس کہ دا د بحث د پارہ منظور شی او
اجلاس بیا نہ وی نو زما خیال دے چہ پہ دے باندے د خیر دے گورنمنٹ جواب
اوکری، زما ہیخ دا مقصد نہ دے خود دے صوبے د عوامو مدد د پارہ پہ
سنجیدگی سرہ مونر، خہ اوکرو چہ ہغے نہ وزن جوہ کرو او د دے خلقو مونر، مدد
اوکرو، ڍیرہ مننہ۔

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: زہ شکر گزار یمہ د درانی صاحب چہ دوی
دا خبرہ اوکرلہ۔ کومہ پورے چہ د حکومت خبرہ دہ نو تہ لو حکومتونو چہ خومرہ
راغلی دی، اوسہ پورے چہ چرتہ بہ Blast کیدو، شوک بہ شہید کیدو یا زخمی
کیدو نو ہغوی تہ بہ پیسے ملاویدے، ہغے نہ مخکنے چرتہ چا تہ ہم داسے
پیسے نہ دی ملاؤ شوے خو پہلا خل دا شاہ حسن خیل کینے Blast اوشو، وزیر
اعلیٰ صاحب پخپلہ لاہرو شاہ حسن خیل لکی تہ او ہریو کس تہ چہ د چا کور تہو تہل
تباہ شوے وو، ہغوی تہ درے لکھہ روپئ او د چا کور Partially damage شوے

وو، هغوی ته یو لاکھ روپئی او د هغوی چه کوم شهیدان وو نو د هغه پیسه بیلے وے او بیا باره کروړ روپئی د دے د پاره چه دا مونږ یو ماډل ویلج به جوړوؤ د پچیس هزار آبادی د پاره، باره کروړ ورته Sanction شوے دی، هلته کار روان دے۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، دوئی او فرمائیل چه د دے Estimate جوړ کړئ، Estimate نه پس دوئی مینا بازار یاد کړو، د مینا بازار نه زیات زمونږ پیښور کبنے خو ډیر زیات بم بلاست شوی دی، صدر کبنے شوی دی، زمونږ دلته دا قصه خوانی کبنے شوی دی، د دے ټولو د پاره، پیښور د پاره وزیر اعلیٰ صاحب ته ما ریکویسټ کړے وو او هغوی یوه کمیټی جوړه کړے ده د نهه کسانو، د هغه هیډ چه دے، هغه زمونږ ډی سی او دے، هلته مونږ فارمونه ایشو کړی دی د چیمبر دفتر نه او ټول خلق د چا چه خومره تاوان شوے دے، هغوی ته مونږ 20 تاریخ پورے فارمونه ویشلے دی، هغوی خپل فارمونه ډکوی، د هغوی خومره تاوان شوے دے نو حکومت انشاء الله، پیسه پیسه به انشاء الله مونږ ورکوؤ۔ سپیکر صاحب، دوئی او وئیل چه تاسو Estimate نه دے جوړ کړے اوسه پورے نوزه دا وایمه مونږ د ملاکنډ د پاره 87 بلین روپئی Estimate جوړ کړے دے For reconstruction and rehabilitation، د هغه د پاره مونږ پنځوس بلین روپئی فیډرل گورنمنټ خپل بجټ کبنے ساتلے دی او دا د کټ خبره چه کیری نوبله ورځ وزیر اعظم صاحب تشریف راوړلے وو، وزیر اعلیٰ صاحب هغه ته ریکویسټ کړے وو چه مهربانی او کړئ، کومے زمونږ دا پچاس بلین دی، دیکبنے د کټ نه لگوی نو هغوی مونږ سره دا Agree کړے ده چه په دے به کټ نه لگوؤ خو یو بد قسمتی ده سپیکر صاحب، چه دا زمونږ هر یو، مطلب دا دے لیډر صاحب او دریری او وائی چه دومره بلین روپئی راغله، مونږ به حساب کوؤ، ستره بلین روپئی راغله، هغه به حساب کوؤ، بهر نه پیسه راغله، د هغه ډالرو حساب به کوؤ، زه فلور آف دی هاؤس دا خبره کوم چه مونږ ته اوسه پورے بهر نه یو تیډی پیسه نه ده راغله، په فلور آف دی هاؤس دا خبره کوؤ چه مونږ ته اوولس بلین روپئی چا نه دی را کړے، مرکزی حکومت مونږ ته صرف شپږ بلین روپئی، هغه چه کوم چوبیس بلین روپئی مونږ یو پیکج جوړ کړے وو د ملاکنډ، دا کوم چه زمونږ د Law Enforcing Agency د اپ گریډیشن د پاره، نو هغه د

پارہ پہلا قسط مونبر تہ شیپر بلین روپی راغلی وے، د هغے حساب کتاب مونبر پوره کرے دے۔ پرائم منسٹر صاحب چه هغه بله ورغ راغلی وو نو مونبر ورته بیا ریکویسٹ او کرو چه مهربانی او کرئی هغه نورے پیسے را کرئی چه مونبر دا اپ گریڈ کرو خیل Law Enforcing Agencies، مونبر دیکنبے خیل صوبے د طرف نه تقریباً ایک بلین، پچیس کرو روپی ملاکنہ ڈویژن کنبے ور کرے دی، دا دیتیل ما سره پروت دے او چه کوم دا خلق شهیدان شوی دی، د هغے Compensation د پارہ مونبر خیل د صوبے بحت نه تقریباً پینسٹھ کرو روپی هم ور کرے دی۔ مرکز هم پیسے ور کرے، مونبر د خیل طرف نه هم ور کوؤ۔ مونبر دا پرواه نه کوؤ چه زمونبر دیویلپمنٹ اونہ شی نو مونبر ته به سبا شوک ووپ نه را کوی۔ مونبر وایو چه زمونبر د دیویلپمنٹ پیسے د پکنبے هم لارے شی خو خلقو ته هغه چه کوم تکلیفات دی، هغه مونبر Fulfill کوؤ، د هغوی تکلیفات او د هغوی کوم مراعات دی۔ سپیکر صاحب، د دے د پارہ مونبر دا کمیٹی جوړه کرے ده چه مونبر ته پوره د صوبے نه معلومات اوشی چه دا خومره دی؟ چه د چا نقصان شوی دے، انشاء اللہ زمونبر دا کوشش دے چه خنگه دا پیسے راخی، بل زمونبر عام خلق دا وائی چه چیف منسٹر صاحب هغه بله ورغ امریکن ایمبسی سره دستخط کرے دے چه ترسٹھ کرو ڈالر به راخی، اوسه پورے خویوه تیدی پیسے نه ده راغلی۔ مرکزی حکومت او زمونبر دا خیال وو چه خنگه زمونبر فرینڈز آف پاکستان یو فورم جوړ شوی وو او هغے باندے دوه درے میتنگونه هم اوشول چه هلته نه به هم خه پیسے راخی خو هلته نه هم اوسه پورے، فرینڈز آف پاکستان هم چرته مونبر ته یو پیسے نه ده را کرے۔ دے خیل، دے موجوده حکومت د پارہ دا پکار ده چه زمونبر اپوزیشن، دومره یو تکه خود هغوی هم او وائی چه یره مونبر خیل خان نه هر خه کوؤ او مونبر خلقو ته چه دا تکلیفات دی، هغوی ته خان رسوؤ او کوشش کوؤ چه هغه Rehabilitate شی۔ سپیکر صاحب، زه فلور آف دی هاؤس دا خبره کوم، مخکنبے ما یو خل کرے هم وه چه د پاکستان تاریخ کنبے او د دنیا تاریخ کنبے چرته دومره لوئے بغاوت، دومره زر په لږ تائم کنبے نه دے ختم شوی خنگه چه خدائے فضل سره دے حکومت ختم کرو۔

(تالیاں) تقریباً تیس لاکھ آئی ڈی پیز راغلی وو زمونبر دے صوبے ته، دیرش

لکھہ آئی پی پیز راغلی وو، زمونر د تولو خلقو دا خیال وو چہ داے این پی او د پیلز پارٹی حکومت اوس غرق شو، دا بیا دل دل تہ لارل، دا پینتیس لاکھ کسان خنگہ دوئی بہ خائے کوی او دا بہ خنگہ واپس خئی؟ زہ پہ دے فخر کوم او پہ دے حکومت دومرہ کوشش او کرو چہ 20% خلق چہ وو، ہغہ صرف دے تینتو نو کنبے وو او 80% چہ وو، نن پیسنور، مردان، چارسدہ، صوابی او نوبنار دوئی Host families راسرہ وو نو سپیکر صاحب، خدائے فضل دے، پہ دے ہم فخر کوؤ چہ خدائے پہ فضل تول باعزت او پہ آرام او پہ احترام خپل کورونو تہ واپس ہم لارل او نن تاسو اولیدل چہ مونر ہلتہ الیکشن او کرو، چا چا پسے کانری ہم اونہ ویشتو او پنجاب کنبے الیکشن اوشو، نو ہلتہ تارگت کلنگ باندے درے کسان مرہ شو۔ سپیکر صاحب، پکار دا دہ چہ خو لہ Appreciate کوی چہ زمونر حکومت خومرہ خواری کوی۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، د خومرہ خلقو چہ تاوان شوے دے، خنگہ چہ دوئی خبرہ او کرہ، مونر تولے صوبے تہ ریکویسٹ کرے دے چہ خپل خپل علاقے کنبے د دوئی خومرہ خومرہ تاوان شوے دے، ہغہ مونر تہ راکری۔ دا ہنگو کنبے ہم یوہ واقعہ شوے وہ، زہ معافی غوارم د خپل درانی صاحب نہ، پہ خدائے قسم دے، ہغلثہ نہ یو وزیر او نہ وزیر اعلیٰ صاحب پہ دورہ تلے وو چہ کوم حالات خراب شو ہغہ وخت کنبے، دا مونر یو چہ چرتہ خہ کیبری نو مونر ہم ہلتہ د وختہ خان رسوؤ۔ وزیر اعلیٰ ہم خان رسوؤ او مونر ہم خان رسوؤ او زمونر کوشش دا دے چہ مونر ہلتہ خلقو تہ مراعات ورکوؤ او پہ دے باندے زہ د دوئی شکریہ ادا کوم چہ دوئی دا وائی او مونر تہ اعتراض نشتہ، دا د ایڈمٹ کرے شی او بیا ہم پہ دے د سکشن د پارہ مونر تہ اعتراض نشتہ جی۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب! ایڈمٹ کوؤ ئے؟

قائد حزب اختلاف: نہ سر، زہ Explanation او کرہ۔

جناب سپیکر: نہ، دا ایڈمٹ کوؤ ئے؟

قائد حزب اختلاف: نہ جی، زہ خبرہ پرے او کرہ، بیا بہ وروستو کوؤ کنہ۔ محترم سپیکر صاحب، مونر چہ دل تہ مسئلہ او چتوؤ نو دیر پہ بنہ نیت او پہ بنہ خوروالی د دے صوبے د پارہ کوؤ خو مونر نہ پوہیرو چہ زمونر سینیئر منسٹر صاحب ولے

پہ ہغے باندے دومرہ پہ تاؤ شی چہ زرے خبرے شروع کوی؟ دغہ د ہنگو خبرہ ئے اوکرہ، زما نہ مخکبے پہ ہنگو کبے د افتخار حسین شاہ پہ وخت کبے تکلیف شوے وو، ما د دکان پیسے ہم ورکرے دی، ما د مال پیسے ہم ورکرے دی او چہ شوک مرہ وو، ہغوی لہ ہم ما ورکرے او بیا زمونر پہ وخت کبے شوے وو، د ہغے پیسے ہم مونر ورکرے وے او تلے ہم یمہ۔ زہ دوی تہ دا گزارش کوم چہ پیسنور د کینت نہ خو، تی وی تہ او دریرہ خو چرتہ لار شہ بھر خائے لہ، د دے خائے نہ خو ڍیرہ بنہ خبرہ دہ، تہ چرتہ د پشاور کینت نہ چہ لار شہ، اوس پہ دے زہ تھیک کومہ، پشاور کینت کبے خو ڍیرہ بنہ دہ چہ تہ دا خبرہ کومے، د دے منسٹر پہ حیثیت دا اوایہ چہ تا د کومے ضلع وزت کرے دے، تہ کومے ضلع تہ تلے ئے، تا چرتہ د یو ضلع ہغہ وزت کرے دے؟ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلديات): زہ ہر خائے تہ رسیدلے یمہ۔ زہ ہر خائے تہ، تاسو نہ وائی چہ۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، مونر دا وایو چہ دلته۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ایڈمٹ کوؤ جی؟

قائد حزب اختلاف: دا نہ دہ جی، زہ ذاتی Explanation کوم۔ د مردان ممبران دے خائے کبے ناست دی چہ پہ مردان کبے طوفان راغلے دے، زہ پہ ہغہ ختو کبے ولا ڍر یمہ، هلته د او بوسرہ چہ پہ چارسدہ باندے راغلے وے، زہ هلته ولا ڍر یمہ او چہ کلہ پہ بل خائے باندے راغلے دی، مونر ولا ڍر یو او دے دا خبرہ کوی؟ پونے نو بجے زلزلہ راغلہ، زہ پہ گیارہ بجے پہ بالاکوٹ کبے ولا ڍر وومہ، پہ مانسہرہ کبے ولا ڍر وومہ، پہ دوہ گھنٹے کبے زہ رسیدلے وومہ او دا دوی چہ دلته خبرہ اوکرہ، د Escalation ما تہ معلومات دی چہ د بونیر او د دیر Escalation نہ دے شوے، Estimate نہ دے اغستے شوے، بونیر او دیر پاتے دی او دے صرف د کمیٹی خبرہ اوکرہ چہ ما د پشاور ڍی سی او تہ وئیلے دی، دے خود صوبے سینیئر منسٹر دے۔

جناب سپیکر: اوس جی پہ دے Detailed discussion غوا ڍری۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: په دے باندے مونږ مکمل ډسکشن هم غواړو او د چه بلین به مونږ دلته جواب هم غواړو چه چرته لگیدلے دی؟ او خه سامان راغله دے، د هغه به هم تپوس کوؤ او انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: تههیک شوہ جی۔ تههیک شوہ جی۔ Is it the desire of the House that the adjournment motion----

سینیئر وزیر (بلدیات): پیسے زما پورے نہ دی راغله، کہ پیسے راغله وی نو په هغه به ئے ور کوؤ، مونږ ته Estimate او بنائی چه مونږ جواب ور کوؤ۔

جناب سپیکر: تههیک شوہ جی۔ اب ہاؤس سے پوچھتے ہیں جی۔ Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable Member may be admitted for detailed discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detailed discussion.

(تالیاں / شور)

جناب سپیکر: او دربرئی جی، مفتی کفایت اللہ صاحب خوداسے کار دے جی۔۔۔۔۔
مفتی کفایت اللہ: مہربانی سپیکر صاحب، داسے دہ جی زما آنریبل سینیئر منسٹر صاحب دلته په فلور باندے دا بیان ور کرے دے چه اردو د پاکستان قومی ژبہ نہ دہ۔ جناب سپیکر، زہ ستاسو توجه دے طرف ته راگر خول غواړمه، دا د پاکستان آئین دے جی، آرٹیکل 251 دے، 1، Clause National language،۔۔۔۔۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: دا واورئی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! متوجه شی جی، دا Article No. 251, 'National language'۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا زہ گورمه جی خوتہ خو ډیر وروستو راویخ شوے، دا مخکبنے په هغه وخت کبنے دے ولے نہ وئیل؟

مفتی کفایت اللہ: دا جی پہ دیکھنے دی، “The National language of Pakistan is Urdu”
 “The National language of Pakistan is Urdu” زہ ئے بیا وایمہ جی،
 Urdu نو آئین خو جی دا وائی چہ د پاکستان قومی ژبہ اردو دہ لیکن زہ حیران
 پہ دے یمہ چہ کوم سرے د وزارت حلف اوچتوی او دوئی دا وائی چہ زہ بہ د
 پاکستان د آئین تابعداری کومہ (تالیاں) او دوئی دلتہ کنبے د پاکستان د
 آئین تابعداری نہ کوی، د دے معنی دا دہ چہ د دوئی پہ زہ کنبے خہ خبرہ دہ۔
 جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔

مفتی کفایت اللہ: دے دا پاکستان برائے نام منی او د پاکستان آئین نہ منی جی۔
 سینئر وزیر (بلدیات): مونہہ مسئلہ نہ جو روؤ، تہ بہ تھیک وائے، مونہہ تہ اعتراض
 نشته دے۔

محترمہ نگہت باسمن اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ تو آئین کی۔۔۔۔۔
 (شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، آپ بیٹھیں۔ آپ سب بیٹھیں۔
 سینئر وزیر (بلدیات): نان ایشو کو ایشو نہ بنائیں، آپ ایشو کی بات کریں۔ ایشو کی بات کریں، نان ایشو کو
 ایشو نہ بنائیں۔ قومی زبان وہ ہوتی ہے جو ساری قوم بولے یا میجارتی بولے، یہ تو لمیٹڈ لوگ ہی بولتے ہونگے۔
 (شور)

سینئر وزیر (بلدیات): سر، مجھے Explanation کیلئے ایک دو منٹ دے دیں۔ میرا مطلب یہ نہیں تھا،
 میں نے یہ کہا کہ یہ زبان رابطے کیلئے استعمال ہوتی ہے۔۔۔۔۔
 (شور)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں، اگر مجھے سن لیا جائے، اس کی سب سیکشن (3) میں ہے۔
 (شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ سارے بیٹھ جائیں۔ بیٹھ جائیں۔ آپ سارے بیٹھ جائیں جی۔
 جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: آپ نے فلور مجھے دیا ہے، سر۔۔۔۔۔
 (شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ سب بیٹھ جائیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: آپ نے فلور مجھے دیا ہے، سر۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔ آپ بیٹھ جائیں، تھوڑا سا بیٹھ جائیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں اس کو کلیئر کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! اس میں ہے کہ “Without prejudice to the status of the National language...

جناب سپیکر: کونسا؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ 251 کی سب کلاز (3) جو ہے۔ “Without prejudice to the status of the National language, a Provincial Assembly may by law prescribe measures for teaching, promotion and use of a Provincial language in addition to the National language”.

اس میں دیکھا جائے تو وہ پراونشل اسمبلی کے اختیارات میں ہے کیونکہ وہ جو Basic سوال تھا، اس میں یہ تھا کہ یہ جو خط و کتابت ہو رہی ہے، اردو میں کیوں نہیں ہو رہی ہے؟ تو میرے خیال میں منسٹر صاحب نے اسی Context میں جواب دیا تھا۔

(شور)

مفتی نفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر، میرا Decision بھی سن لیں۔ اب میرا Decision سن لیں، آپ بیٹھ جائیں۔ آپ نے میری رولنگ مانگی ہے۔ آپ بیٹھ جائیں۔ آپ سب بیٹھ جائیں۔ میری رولنگ مانگی گئی ہے، آپ بیٹھ جائیں۔ The Constitution is very much clear, there is no need of any ruling. Syed Jafar Shah Sahib.

(شور)

آوازیں: رولنگ تو نہیں دی۔ ہمیں اس پر بولنے کی اجازت دی جائے۔

محترمہ نگلت یا سمین اور کزنٹی: جناب سپیکر صاحب!

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب! یہ خبرہ کومہ۔

جناب سپیکر: دیکھو، جہاں پر ابہام ہوتا ہے، اس میں رولنگ کی ضرورت ہوتی ہے۔

(شور)

Mr. Speaker: Constitution is very much clear on this...

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ پڑھ لیں تو خود ہی سمجھ جائیں گے۔

(شور)

Mr. Speaker: Article 251...

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ پڑھ لیں خود ہی کلیئر ہو جائیں گے۔

(شور)

جناب سپیکر: جی، ارباب ایوب جان صاحب۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف نے واک آؤٹ کیا)

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): سپیکر صاحب، زہ ستاسو ڊیر زیات مشکور یمہ۔
دا بلور صاحب چہ کومے خبرے اوکرے، هغه ٿولے ریکارڊ شوے دی، هغوی دا
اووئیل چہ دا اردو لینگویج چہ دے، It is for the coordination. ستاسو خبره،
امریکے ته که لار شئی نو هلته انگریزی یو نیشنل لینگویج ده، اوس نیشنل
لینگویج ولے دے؟ د دے د پارہ دے چہ Throughout America, they are
speaking English. که یو۔ که ته تاسو لار شئی نو Their language چہ دے نو
هغه انگریزی ده جی، Why Ji? because په ٿول یو۔ که کبے خلق انگریزی
وائی نو د دے وجه نه انگریزی د هغوی نیشنل لینگویج ده، فرانس کبے هلته
فرانسیسی ده۔ اوس زمونږ دا ملک چہ دے، بلور صاحب چہ وئیلی دی چہ This
is for coordination، اردو ژبه چہ ده، That is for coordination، دا خود
اکبر بادشاه د زمانے نه راروانه ده جی۔ هلته به ئے فارسی وے، په برصغیر
پاک و هند کبے اووه اته ژبے به وے، هغوی ته به Communication کبے
تکلیف وو، نو For communication هغه خبره شوے وه نو دوی دا خبره اوکرله
چہ This is for coordination او که حقیقت کبے اوگورئی جی نو زه هم دا
وایمه چہ اردو زمونږه نیشنل لینگویج ده کانستی ټیوشن کبے خو زمونږ هر یو

صوبے تہ کہ تاسو لار شئی نو هغوی هلته کنبے اردو نه وائی۔ (٣١١١اں)
 هلته خپله خپله ژبه ده نو This language is for coordination of this
 country.

جناب سپیکر: میرے خیال میں میری رولنگ کے بعد یہ بحث ختم ہونی چاہیے۔ ابھی دوسرے آئٹمز کی طرف جاتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Syed Jafar Shah Sahib, to please move his Call Attention Notice No. 269. Syed Jafar Shah Sahib.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جی۔ جناب سپیکر، زہ ڊیر پہ افسوس سره وایمه چه دا توجہ دلاؤ نوٹس دنن نه یو پنخلس ورخے مخکنبے ما پیش کرے وو او زما خیال دے د اسمبلی سپیکر تیریت نه خه غلطی شوے ده چه دائے بیا زما په تیبل باندے ایبنودے دے خو که ما ته اجازت راکړئ نو مانن بل یو توجہ دلاؤ نوٹس ستاسو په خدمت کنبے وړاندے کرے دے، زه به په هغه باندے بحث او کرمه۔

جناب سپیکر: یہ پینڈنگ ہوا تھا۔ شاید اس وقت وزیر صاحب نہیں تھے تو یہ پینڈنگ ہوا تھا، میں نے اس پر پینڈنگ لکھا ہے۔

جناب جعفر شاہ: یہ تو میں نے پیش کیا تھا، سر۔

جناب سپیکر: یہ اس وجہ سے شاید دوبارہ آگیا ہے۔

جناب جعفر شاہ: یہ پیش ہوا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن اس کا جواب شاید دیا گیا تھا، یہ بعد میں دوبارہ دیا گیا تھا۔

جناب جعفر شاہ: اس کا جواب بھی دیا گیا تھا، سینئر منسٹر صاحب نے اس پر وہ کیا تھا۔

جناب سپیکر: او۔ کے، او۔ کے، اس کا جواب دیا گیا تھا۔ اب عالمگیر خلیل خان۔ Alamgir Khlil Sahib to please move his Call Attention Notice No. 317.

جناب محمد عالمگیر خلیل: ڊیره مهربانی۔ "جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ کوہاٹ روڈ پر واقع سرکاری کالونی گلشن رحمان میں گریڈ ایک سے لیکر گریڈ بیس تک کے افسران رہائش پذیر ہیں، مذکورہ کالونی میں اکیاسی لاکھ روپے کی خطیر رقم سے دوبارہ سرکاری

مسجد تعمیر کی گئی لیکن سرکاری پیش امام کے سخت رویے کی وجہ سے کالونی کے ستر فیصد لوگ باہر کی مساجد میں نماز پڑھنے پر مجبور ہو گئے ہیں اور کالونی کے بچوں کو مسجد میں ناظرہ قرآن پڑھنے نہیں دیا جا رہا ہے تو اسلئے والدین نے کالونی سے متصل مکان میں ایک پرائیوٹ قاری سے قرآن مجید پڑھانے کا بندوبست کیا تھا لیکن مالک مکان کی ذہنی بیماری کی بناء پر بچوں کو سبق پڑھنے سے منع کیا گیا۔ والدین نے دوبارہ جرگہ مقرر کر کے پیش امام سے کالونی کی مسجد میں بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی اجازت مانگی لیکن انہوں نے اپنی لالچ کی وجہ سے دوبارہ سختی سے منع کیا، چونکہ اس کے پاس صرف پندرہ سے بیس بچے قرآن پڑھنے کیلئے آتے ہیں، جس کیلئے انہوں نے قاری رکھا ہوا ہے جس سے وہ فیس لیتے ہیں لیکن تقریباً 120 سے 150 بچے کھلے آسمان کے نیچے شدید سردی میں قرآن مجید حفظ اور ناظرہ پڑھنے پر مجبور ہیں جو کہ سراسر ظلم اور غیر اسلامی فعل ہے۔ کالونی کے مکین بشمول افسران پیش امام کے سامنے بے بس ہیں چونکہ مذکورہ علاقہ میرے حلقہ انتخاب میں ہے اور ایک سرکاری پیش امام کس قانون کے تحت بچوں کو سرکاری مسجد میں قرآن مجید پڑھنے کی اجازت نہیں دیتا؟ لہذا اس واقعے کی مکمل تحقیقات کر کے اس میں ملوث سرکاری پیش امام کے خلاف قانون کے تحت سخت کارروائی کی جائے اور اس کو وہاں سے تبدیل کیا جائے تاکہ کالونی کے بچے مسجد کے پرسکون ماحول میں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات سے بھی بار آور ہو سکیں۔"

جناب سپیکر صاحب، دا پہ گلشن رحمان کالونئی کبنے جمات دے، د ہغے پیش امام دے، پہ دیکبنے زہ ہم تلے یمہ او زما خیال دے چہ ڊیر کسان پکبنے تلی دی، ہلتہ ہغہ مخصوص کسانو تہ سبق بنائی او چہ کوم نور تقریباً پہ سلو کبنے او یا، اتیا کسان بھر جماتونو تہ خئی۔ تر دے پورے تنازعہ راغلے دہ چہ د ہغہ یوخل ترانسفر ہم او شولو او ہغہ ترانسفر دے درانی صاحب کینسل کرے وو، دا چہ اوس پاخیدلو، دا خلیفہ کان چہ کوم تیر شوی وو۔ دغہ مولوی د تنازعے جرہ دہ او دغہ ترانسفر د مولانا فضل الرحمان پہ وینا باندے اکرم درانی، اوس شتہ نہ، مخامخ بہ مے ورتہ وئیلی وو کہ ناست وے، دا دے درانی صاحب پاتے کرے وو نو مہربانی او کرئی، پہ دیکبنے مخکبے ہم جھگرہ شوے وہ، دا ڊیر لوئے داستان دے۔ زہ بہ تاسو تہ دا او بنا یمہ چہ کوم د ہغے علاقے د لوکل کمیٹی میٹنگ شوے وو، نو زہ ستاسو پہ وساطت باندے دے توالے اسمبلی او حکومت تہ درخواست کومہ چہ د دے مسئلے د حل را او بنکلے شی او چہ ماشومان ہلتہ سبق شروع کری۔

جناب سپیکر: جی، جناب لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): زہ بہ جی ایڈمنسٹریشن ڊیپارٹمنٹ تہ ڊائریکشنز
Call Attention Notice, they should treat it as a دا ورکرمہ چہ دا
Within two complaint by the honourable MPA. او انکوائری د اوکری
weeks and they should come up with solid recommendations
چہ کوم Grievances دی، دا د Address شی Within two weeks، دا مسئلہ
We will sort out. اللہ بہ انشاء

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

جناب عطف الرحمان: جناب سپیکر صاحب! سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: تہ لڑ صبر اوکرہ کنہ، دا پروسیجر خوروان دے کنہ۔ مفتی کفایت اللہ
صاحب، Lapse۔ سید محمد علی شاہ باچا، Lapse۔ جی، انور خان صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، ڊیرہ مہربانی۔ مونر جی هغه بلہ
ورخ ہم ریکویسٹ کرے وو، نن ئے تقریباً دولسمہ ورخ ده او د ڊیر مین د بجلئی
لائن چہ کوم دے، د ٲول اپر ڊیر، تقریباً ڊ تیرو پنخلسو ورخو نہ پہ تاریکی کبنے
دے، پہ مین لائن باندے جی تراوسہ پورے کار نہ دے شروع شوے۔ مونر هغه
بلہ ورخ ہم پہ دے هاؤس کبنے ریکویسٹ کرے وو او تاسو د هغے خلاف دغه
ہم کرے وو خو جی ترنہ پورے هلته د بجلئی پہ لائن باندے کار ہم نہ دے شروع
شوے او تقریباً د دولسو ورخو نہ ٲولہ ضلع۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان صاحب! آپ اور چند معزز اراکین ان کو ذرا مناکے لے آئیں۔ جی ارباب ایوب
جان صاحب۔ ٲھیک شوہ جی۔ دوئی لہ جواب خوک ورکری، ٹریڈری، پنچر سے کوئی جواب
دے دیں۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: د ڊیر هسپتال کبنے، دویمہ خبرہ دا ده جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ایک بات ہوگی نا۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: دویمہ خبرہ دا ده جی چہ پہ تیمر گرہ کبنے چہ کوم ہم
بلاست شوے وو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹریژری، خزانہ سے کوئی جواب دے دیں گی۔

جناب محمد انور خان ایڈووکیٹ: پہ تیمرگرہ کبے چہ کوم بلاست شوے وو، پہ ہغے کبے ڍیر صحافیان زخمیان شوی دی، د ہغے تر نن ورخے پورے چا ته پیسے ملاؤ شوی دی او چا ته نه دی ملاؤ شوی او۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رحیم داد خان صاحب۔ جناب رحیم داد خان صاحب۔

جناب رحیم داد خان { سینئر وزیر (منصوبہ بندی) }: جناب سپیکر صاحب، زہ د انور خان شکر یہ ادا کوم چہ دوئی د خپلے علاقے د خلقو سرہ ڍیرہ ہمدردی لری او احساس دے ورسره۔ تر خومره پورے د بجلی د کنکشنو خبرہ ده نو پہ ہغے باندے کار شروع شوے دے او چیف انجینیئر بذات خود ہغہ خائے ته تلے دے۔ بل خومره، کوم کسان؟ د زخمیانو متعلق خبرہ ده او چا ته چہ تکلیف رسیدلے دے، دوئی د چیف منسٹر صاحب پہ نوٹس کبے ہم راوستے ده او چہ کوم خہ داسے کمے وی یا خہ وی نوپراونشل گورنمنٹ د ہغے د پارہ تیار دے او انشاء اللہ تعالیٰ داسے خہ نمونہ دغہ به نه وی چہ زمونہ Elected ممبرانو ته هلته کبے تکلیف وی۔

جناب سپیکر: شکر یہ جی۔ جاوید عباسی صاحب! آپ تو کیلے آگے؟

جناب محمد جاوید عباسی: سر، وہ نماز پڑھنے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی ارباب صاحب۔ ارباب ایوب جان صاحب۔ کہاں گئے وہ دوسرے ساتھی؟

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکر یہ کہ ہمیں وہاں بھیجا جگے کی صورت میں لیکن عباسی صاحب اور اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: ظاہر شاہ صاحب۔

وزیر (زراعت): ہاں جی، ظاہر شاہ صاحب، یہ موجود تھے اور انہوں نے فرمایا کہ درانی صاحب نماز کیلئے گئے ہیں اور ان کے دوست بھی۔

جناب سپیکر: اچھا، شکر یہ جی۔ تھینک یو، تھینک یو۔ تو آپ لوگ بھی نماز پڑھ لیتے نا، آپ بغیر نماز کے آگے؟

(تمتہ)

جناب محمد حاوید عماسی: ہم نے نماز پڑھ لی ہے جی۔

جناب سپیکر: اچھا اس سے پہلے پڑھ چکے تھے، اچھا۔

محکمہ زراعت، حیوانات و امداد باہمی سے متعلق مجلس قائمہ کی رپورٹ کی منظوری

Mr. Speaker: Ms. Tabassum Shams, Member, Standing Committee No. 5, on Agriculture, Live Stocks and Cooperation, to please move that the report of the committee may be adopted. Mohtarma Tabassum Shams Bibi.

Mrs. Tabassum Shams: Thank you, Mr. Speaker. On behalf of Chairman, I beg to move that the report of Standing Committee No. 5, on Agriculture, Live Stocks and Cooperation Department, as presented in the House on 22nd January 2010, may be adopted. Thank you.

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that the report of Standing Committee No. 5, on Agriculture, Live Stocks and Cooperation, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

محکمہ مال سے متعلق مجلس قائمہ کی ترمیمی رپورٹ کی منظوری

Mr. Speaker: Mr. Fazal-e-Shakoor Khan, Chairman Standing Committee No. 22 on Revenue, to please move that the amended report of the Committee may be adopted. Mr. Fazal-e-Shakoor Khan Sahib, please.

Mr. Fazal-e-Shakoor Khan: Thank you, Sir. I beg to move that the report of Standing Committee No. 22 on Revenue Department, as presented in the House on 13th January 2010, may be adopted. Thank you.

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that the amended report of Standing Committee No. 22 on Revenue, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، اودریوہ، دے میاں نثار گل صاحب خہ خبرہ کولہ، جی اول دے، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل کا کاخیل (وزیر جیل خانہ جات): شکر یہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! بجلی کے متعلق ایک بات ابھی آپ نے بھی کی، میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ بشیر بلور صاحب بھی بیٹھے ہیں، ابھی پانچ چھ دن پہلے میں کرک سٹی میں ایک جلسہ کر رہا تھا اور اس میں پانچ چھ ہزار لوگ تھے جناب سپیکر، ادھر لوگوں نے احتجاج کیا تھا اور یہ کہ ضلع کرک میں تقریباً دو مہینے سے بجلی کا وہ لٹیج تقریباً ستر، اسی پر آ رہا ہے اور جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے کہ کرک جو پانی کی کمی کی وجہ سے بہت پسماندہ ضلع بھی ہے، ابھی سارے ٹیوب ویلز ہمارے بند پڑے ہیں اور لوگوں نے اس دن یہ بھی کہا کہ پندرہ دن کے اندر اندر اگر بجلی وہ لٹیج ٹھیک نہیں ہوا تو ہم احتجاج کریں گے۔ میں اسلئے ایوان کو بتانا چاہتا ہوں اور آپ کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے خود پیسکو چیف کے ساتھ بھی بات کی، میں نے سپرنٹنڈنٹ انجینئر کے ساتھ بھی بات کی، تقریباً دو مہینے سے میں ان کے ساتھ لگا ہوا ہوں لیکن وہ کچھ ٹس سے مس بھی نہیں ہو رہے ہیں اور ابھی میں آپ سے بھی درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ خدا نخواستہ ضلع کرک میں تیل کی کمی کی قحط نہ آئے، کوئی ایسا نہ ہو کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بن جائے۔ آپ بھی پیسکو والوں کو ہدایت دیں کہ ضلع کرک میں بجلی کا جو کم وہ لٹیج ہے جس کی وجہ سے پانی کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں، ٹھیک ہو جائے۔ پندرہ دن کے بعد پھر احتجاج ہو گا اور لوگ سڑکوں پر آئیں گے اور میں نہیں چاہتا کہ صوبے میں امن و امان کا جو مسئلہ خراب ہے کہ ضلع کرک جو امن والا ضلع ہے، اس کا امن خراب ہو جائے۔ تھینک یو سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ ایسا ایشو ہے نا کہ اس پر آپ سب معزز اراکین بولنا چاہتے ہیں۔ نماز بھی قضاء ہو رہی ہے۔ جی دوسرا کدھر ہے، یہ منور خان صاحب کدھر ہے؟ منور خان صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! ما لہ یو منت اجازت را کپری۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ۔ کدھر ہے منور خان صاحب؟

ایک آواز: بھر تہ تلے دے۔

جناب سپیکر: وہ اچھی اچھی باتیں بھی کرتا ہے کہ میں دعوت دینا چاہ رہا ہوں ممبر حضرات کو اور پھر غائب بھی ہو جاتے ہیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اچھا، جی ثاقب اللہ خان صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، داسے دہ چہ اوس آنریبل فضل شکور صاحب د خپلے کمیٹی رپورٹ پیش کرو جی او ہاؤس Adopt ہم کرو جی، پہ دیکھنے یو دہ خبرے دی۔ زہ غوارمہ چہ د ہاؤس Attention ہم وی او د ہاؤس ملگرتیا ہم وی جی۔ سر، پہ دیکھنے کہ تاسو او گورنری، دا Basically د پتواریانو سلسلہ کبے دہ او دا پتواریان زونرہ دلته ہاؤس کبے چہ خومرہ ممبران دی، د دوی د پارہ ہمیشہ د بدنامی باعث جویری او دا داسے طبقہ دہ سر،۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا ڊیرہ ضروری دہ جی او لڑ بہ ما تہ تائم راکری جی۔ سر، دا داسے طبقہ دہ چہ زونرہ د ممبرانو ہم د بدنامی باعث جویری او خلقو تہ ہم ڊیر زیات تکلیف ترے کیری۔ سر، دیکھنے یو سفارش شوے دے جی پہ بارہ نمبر باندے چہ "کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ صوبائی کیڈر کی تمام پوسٹوں کی ٹرانسفر پوسٹنگ کا اختیار محکمہ مال کو دیا جائے جبکہ ڈسٹرکٹ کیڈر کی پوسٹوں کا اختیار ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر کو دیا جائے"، نو سر، زما پہ خیال کبے چہ Legally، دا Devolve دغہ دے او دا ہم دغسے پکار دے جی، نو تیفیکیشن شوے دے خو زہ بہ غوارمہ چہ یا خود ڊیپارٹمنٹ، گورنمنٹ راشی او امنڈمنٹ د او کری او کہ امنڈمنٹ نہ کوی نو دا Already legal، دا کار نہ جدا کیری خو زہ سر، یو ریکویسٹ بہ کومہ چہ زما ستاسو پہ وساطت باندے د دے پوسٹنگ او ٹرانسفر یو خلور پینسخہ Proposal دی، یو یو بہ درتہ سر، تائم بہ نہ اخلم، زہ وایمہ چہ ہغہ تاسو تہ او وایمہ۔

جناب سپیکر: دا رپورٹ خو Adopt شو کنہ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: Adopt شو سر، زہ خلاف خبرہ نہ کوم، زہ یو وایمہ چہ دا legal طریقہ ہم دہ، دا legal، دیکھنے کہ فرض کرہ تاسو بل چا لہ، کمشنر صاحب لہ یا دغہ لہ ورکوی نو امنڈمنٹ بہ کوی جی۔ دویم زہ وایم چہ کلہ دا گورنمنٹ ڊیپارٹمنٹ د دے پوسٹنگ او ٹرانسفر Consideration کوی نو زہ بہ

دا ریکویسٹ کوم چہ یو خو پتواریانو باندے سر، دا Mandatory کړی چہ خپل پتوار حلقے کنبے به کنبینی۔ دویم سر، د دوئی Maximum-----

جناب سپیکر: او دربرہ تہ یو منت۔ اسرار اللہ خان! تاسو، جاوید عباسی صاحب، آپ ذرا دیکھ لیں، اگر نماز پڑھ چکے ہوں تو اپنے بھائیوں کو لے آئیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کون؟ یہ درانی صاحب والا؟
جناب سپیکر: ہاں، ہاں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بھی، آپ بھی، مرید کاظم شاہ صاحب، مرید کاظم شاہ صاحب، آپ بھی جائیں۔
مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال و املاک): سر، یہ ہدایت اللہ صاحب جارہے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا ہدایت اللہ صاحب آپ جائیں، ارباب صاحب۔ زر راجی جی زر۔ جی ثاقب اللہ خان صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نو سر، زما ریکویسٹ دا دے چہ یو خو کہ فرض کړہ دوئی دا ترانسفر، جناب سپیکر صاحب، دا جی بیا بہ زہ او وایمہ چہ دا داسے خلقو خبرہ دہ چہ ہمیشہ د سیاستدانانو د بدنامی باعث جو ریری نو زہ بہ ریکویسٹ کوم چہ کہ تاسو لږ غوندے Attention ما تہ را کړو سر۔ زما سر، دا دہ چہ یو خو دیکنبے امنہ منت بہ کوئی نو بل سری تہ بہ دغہ ځی، دا پوستنگ او ترانسفر چہ خو پورے دا Devolve دغہ دی او دا چہ څنگہ سفارش شوے دے، Legally پکار دہ چہ اوس ہم داسے کیږی۔ دویمہ سر، خبرہ داسے دہ چہ دوئی Consideration کوی نو پینځہ پوائنٹس دی، زہ دا Proposal مخکنبے کوم۔ ورومبے دا چہ د پتواری صاحب خامخا خپلہ حلقہ کنبے دننہ دے د هغه بالا خانہ وی، خلق ورپسے بھر ځی، ملاویری نہ، ډیر پرابلم وی۔ دویم سر، د دوئی Tenure maximum یو کال پکار دے جی، پہ بنہ خلقو باندے دوئی پہ کلونو باندے وی جی او خلقو تہ تکلیف وی جی او هلته کرپشن روان وی جی۔ دریم یو پتوار سر کل کنبے چہ دوئی یو کال تیر کړی نو چہ خو پورے د دسترکت زور پتوار سر کل ئے نہ وی پورہ کړے نو هغلته به ئے بیا ترانسفر نہ کیږی، نو بنہ حلقے به درے وی، څلور به وی، زما حلقہ کنبے خالی شپارس مخکنبے وو، اوس

ورکبنے دوہ درے نور زیات شوے دی نو چہ زہ ورتہ وایمہ چہ یو پتواری صاحب زما حلقہ کبنے یو ورخ تیرہ کری نو چہ ریٹائرمنٹ ئے کیری نو پورہ کرے بہ ئے وی۔ یو بہ د دوئ دا Monopoly ختم شی۔ خلور سر، چہ کلہ د انتقالونو، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خو اوس تیر شو، دا رپورٹ خو اوس د وزیر صاحب نہ تپوس کوؤ چہ دوئ خہ کولے شی؟ مرید کاظم شاہ صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! ما تہ، زما یو دوہ پوائنٹس پاتے دی چہ دا اووایم سر، بیاترے تپوس او کری۔

جناب سپیکر: مونخ در نہ قضا کیری، لوزر کوہ جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا سر، د خلقو، حقوق العباد دے جی۔ سر، بل دا وایمہ جی چہ کلہ دوئ انتقال کوی نو ہغہ بہ کلی کبنے پہ جمات کبنے، جامع مسجد کبنے کوی د خلقو پہ مخ کبنے نو د خلقو بہ ہم پرابلمز نہ وی، د شفعو مسئلے بہ ہم حل شی جی نو سر، دا زما یو خلور پینخہ دغہ دی جی۔ بل چہ خو پورے جی کمشنر صاحب لہ یا چا لہ ہم تاسو ور کوئ نو دا Devolved Department دے جی، Amendment نہ بغیر دا نہ کیری۔ یرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مرید کاظم شاہ صاحب۔ منسٹر یونیورسٹیز۔ آپ چھوڑ دیں، ادھر سے وہ آن کرتے ہیں۔ سید مرید کاظم شاہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

وزیر مال و املاک: سر! شکریہ جی۔ ثاقب خان نے ایک بہت اچھی بات کی طرف اشارہ کیا۔ واقعی جی یہ جو ایک نوٹیفیکیشن ہوا ہے، یہ قانون کے مطابق نہیں ہے کیونکہ یہ محکمہ Devolved ہے جی اور یہ جب تک لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں ترمیم نہیں ہوگی تو یہ جتنی پوسٹنگ ٹرانسفرز ہو رہی ہیں، یہ بالکل قانون کے خلاف ہیں اور میں انشاء اللہ Ensure کرتا ہوں کہ میں آج ہی ان کو کہہ دوں گا کہ اس چیز کو واپس کیا جائے اور یہ جو غلط چیز ہو رہی ہے، اس کو بند کیا جائے۔ دوسرا سر، انہوں نے جو تجویزیں دی ہیں، میں ثاقب خان صاحب کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا، بہت اچھی تجویزیں ہیں، ہم بیٹھ کر اسی کے مطابق بات کر لیں گے انشاء اللہ جی۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب نے جو شکایت بجلی والوں کے متعلق کی ہے تو آپ کو میری وہ ہوگی کہ انشاء اللہ آپ چیئرمین آجائیں اور آپ کے اس مسئلے پر ہم ادھر بات کرتے ہیں جی۔ جی وہ نماز۔۔۔۔۔
سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی سردار اور نگزیب نلوٹھا صاحب۔ سردار اور نگزیب خان کا مائیک آن کریں۔
سردار اور نگزیب نلوٹھا: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے اس ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر! 31 جنوری، یکم فروری، 2 فروری اور 3 فروری کو ہزارہ سے تعلق رکھنے والے 32 کانسٹیبلان کو جو 38 پلاٹون Elite Force, NWFP میں بھرتی ہوئے تھے، غالباً پانچ سات، دس سال تک انہوں نے ملازمت کی، نامعلوم وجوہات کی بناء پر ان تین تاریخوں میں ان کی برخاستگی کے آرڈر کر دیئے گئے جو جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتا ہوں کہ ان غریب لوگوں کے ساتھ بڑی سخت زیادتی ہے کہ بلاوجہ انہیں ملازمت سے نکال دیا گیا جبکہ آج اس ملک میں، صوبے میں بے تحاشہ بے روزگاری ہے اور 32 خاندانوں کی روزی کا مسئلہ ہے تو میری یہ گزارش ہوگی کہ ان ملازمین کو جو بلاوجہ نکالے گئے ہیں پولیس سے، 38 پلاٹون سے، انہیں فی الفور جی، میں ان سے گزارش کروں گا منسٹر صاحب سے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، آپ On behalf of۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، شکر گزار ہیں سردار صاحب کے، ہماری گورنمنٹ کی کوئی ایسی پالیسی نہیں آئی کہ کسی کو ناجائز طریقے سے برخاست کیا جائے اور اس کا رزق ان سے لیا جائے۔ ہم دیکھیں گے جو یہ فرماتے ہیں، ہم چیک کر لیں گے، اگر بے گناہ ہوئے تو انشاء اللہ Reinstate ہوں گے، اگر گناہگار ہوئے تو وہ اپنے حق میں، جواب میں وہ عدالت میں جائیں گے۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you. Mr. Saleem Khan Sahib, honourable Minister for Population Welfare.

جناب سلیم خان (وزیر بہبود آبادی): شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے ہمارے علاقہ چترال کے ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جناب والا! حالیہ بر فباری کی وجہ سے پورا ضلع چترال اس وقت کوئی اٹھارہ دنوں سے بجلی نہ ہونے کی وجہ سے تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے اور یہاں پر جس

طرح محترم انور خان صاحب نے بھی کہا کہ بجلی کا جو مین سپلائی لائن ہے جو کہ اپر دیر سے ہوتے ہوئے چترال پہنچتا ہے، پچھلے اٹھارہ دنوں سے وہ سپلائی لائن گر چکی ہے جس کی وجہ سے چترال میں گزشتہ اٹھارہ دنوں سے بجلی نہیں ہے اور آج وہاں پر پورے بازار میں ہڑتال تھی اور تین دنوں کی ہڑتال کی انہوں نے کال دی ہوئی ہے اور بہت زیادہ لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن پیدا ہونے کا خطرہ ہے سر، تو میری گزارش آپ کے توسط سے بیسکو کو یہی ہے کہ فوری طور پر اس وقت جو 33 KV کی مین لائن ہے، اس کو بحال کیا جائے تاکہ وہاں پر جولاء اینڈ آرڈر سیچویشن ہونے کا جو خطرہ پیدا ہو چکا ہے، اس کے اوپر قابو پایا جاسکے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ یہ میاں صاحب کے ساتھ آپ بھی چیمبر میں آجائیں تو اکٹھے یہ دونوں Issues ہم Resolve کریں گے۔ نور سحر بی بی، یہ نماز کا ٹائم بھی قضاء ہو رہا ہے اور کیا وہ، منور خان صاحب! تا سو خہ د رو تہی خبرہ کوئی، د دعوتونو خبرے د شروع کیرے دی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: میرے خیال میں سر، میں اس وقت کرنا چاہتا تھا، جب ہاؤس میں سارے موجود تھے۔ ابھی میرے خیال میں مجھے 6 تاریخ تک موقع دیا جائے تاکہ میں سارے ہاؤس کو تشکیل اعوان کی خوشی میں ایک کھانا دوں کیونکہ وہاں پر شیخ رشید کو جو شکست ہوئی ہے اس سلسلے میں ان صاحبان کو کھانا کھلانا چاہتا ہوں لیکن سر، کوئی ہے بھی نہیں تو میں اس سلسلے میں وہ کھانا کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) اچھا دعوت دینا چاہتے ہیں؟

جناب منور خان ایڈووکیٹ: دعوت دینا چاہتا تھا کیونکہ ایک ایسے بندے کو ہم نے اسمبلی سے آؤٹ کیا ہے نا جو تقریباً ابھی میرے خیال میں Permanent out ہو گیا ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب! میرے ایک دو تین مطالبات تھے، ایک تو یہ ہے کہ کچھ دن پہلے جو بات کی تھی نماز کی، تو آپ نے اس دن وقفہ دے دیا، ہم خوش ہو گئے کہ روزانہ وقفہ مل جائے گا لیکن آپ نے تو تسلسل پھر ختم کر دیا۔ نماز کا وقفہ ہونا چاہیے، اس کے بعد آپ پروسیجر کو جاری رکھیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو پولیس لائن کے پاس بینک کی طرف گیٹ ہے تو اس کو بند کر دیا گیا ہے ہر قسم کی گاڑیوں کیلئے سیکورٹی وارنر، وہ بات ان کی ٹھیک ہے سیکورٹی وارنر لیکن سرکاری ججز کیلئے اور ہمارے ایم پی ایز کیلئے جن کا

وہاں پر آنا جانا ہوتا ہے اور لوگوں کا تو وہاں واسطہ اتنا نہیں ہے کہ ان کی گاڑیوں کیلئے اندر جانے کی اجازت دی جائے، چونکہ ہمیں بڑا مسئلہ ہوتا ہے، بارش ہوتی ہے، کچیڑ ہوتی ہے، عورتیں ہیں ہم، ہم بہت دور گاڑیاں کھڑی کر کے اندر جاتے ہیں تو یہ ہماری سیکورٹی وائز بھی مسئلہ ہے اور گاڑیوں کا بھی وہاں جانے کیلئے مسئلہ بنا ہوا ہے تو اس گیٹ کو ہمارے لئے اور یہ ججز کیلئے، سرکاری گاڑیوں کیلئے اس کو کھول دیا جائے، صرف سرکاری گاڑیوں کیلئے (تالیاں) تیسری بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! بات ایسی ہے ناکہ آج کل آپ کو معلوم ہے کہ سیکورٹی کے۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: سر! صرف سرکاری گاڑیوں کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا تعاون کریں گے۔ ایڈمنسٹریشن کے ساتھ اگر ہم Elected بندے تعاون نہیں کریں گے تو اور مشکلات کا سامنا ہوگا۔

محترمہ نور سحر: سر! سرکاری بندے، سر، صرف سرکاری گاڑیوں کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سرکاری ہو یا غیر سرکاری ہو، ایڈمنسٹریشن آپ کی اور ہماری حفاظت کیلئے جو طریقہ Adopt کر لیتے ہیں تو Kindly ان کے ساتھ تعاون کریں۔ ابھی آپ، ہاؤس کیا کہنا چاہتے ہیں؟

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! نماز پڑھ کر پھر آ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! نماز پڑھ کر پھر آ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، پھر باہر اور لوگ بھی آپ کی وجہ سے نماز پڑھے بغیر کھڑے ہیں اور ایجنڈا بھی ختم ہے

تو اور کتنا بیٹھے رہیں گے میرے خیال میں؟ The sitting is adjourned till 4:00 pm of؟

Saturday 6th March 2010. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 6 مارچ 2010ء سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)



Detail regarding Question No. 808

Sr.#	Vehicle Registration/Chassis No.	Allotted to
1	A- 1138 PR	Mr. Naeem Afridi Deputy Director Protocol
2	A- 1240 Swat	Mr.Sher Zaman Deputy Director PDA
3	A- 1249 Pesh:	Deputy Secretary (R-I) Estab Department.
4.	A- 3540 Pesh:	S.S.P (Traffic) Peshawar.
5.	A- 2131Pesh:	Addl: Secretary P&D Department.
6.	A- 1082 Dir	Haji Ehsan Elahi, SO (Admn) Admn Deptt.
7.	A-1665	Dr.Shamas ul Haq Director Rescue 1122 Pesh:
8.	A- 4149	Mr.Noor Ul Hadi, Deputy Director Protocol, Admn: Department.
9.	A- 3344 Pesh	Section Officer (Admn) C.M. Secretariate.
10.	PR- 0679	AIG Tele Communication.
11.	A- 7293	Deputy Secretary (R-II)E&A Department.
12.	A- 4150	CSO to Chief Minister.
13.	SF 410-PK- 423090	RCO Peshawar.
14.	SF 410-PK 422112	RCO Peshawar.
15.	503030526	RCO Malakand.
16.	00040706	RCO Malakand.
17.	A- 5148	Director Social Welfare, NWFP.
18.	SF 410- PK 423034	RCO Bannu.
19.	SF 410- PK 422114	RCO Bannu.
20.	000646677	RCO Kohat.
21.	600645727	RCO Peshawar.
22.	A-1487PR	M.Riaz SDO , PBMC.
23.	A- 5128 PR	NWFP Public Service Commission.

24.	A- 5127	Additional Secretary (Zakat) Peshawar.
25	A- 5140	Mr.Umar Khan, Deputy Derector Food.
26.	A- 5144	Mr.Manzoor Ali Shah Member Service Tribunal.
27.	A-5147	Mr.Abdul Ghafoor Baig Additional Secretary Information Department.
28.	A-5141	M.Ahmad Jan Chief Engineer W&S.
29.	A-5138	PSO to C.M.
30.	A-5143	Mr.Abdul Qayyum Director PBMC.
31.	A-5136	Mr.Mansoor Tariq Member Local Govt: Commission NWFP.
32.	A-3035	Press Secretary to Chief Minister.
33.	00037269	RCO Peshawar.
34.	0036896	RCO Bannu.
35.	MAA- 424	Director of Reclamation and Probation.
36.	A-1280	Mr.Akbar Ali Additional Secretary Establishment Department.
37.	A-3336	S.S.P (Traffic) Peshawar.
38.	A-2015 PR	S.S.P (Traffic) Peshawar.
39	PRO 5673	S.S.P (Traffic) Peshawar.
40.	A-1024 Chitral	S.S.P. (Traffic) Peshawar.
41	HD-57-147	S.S.P. (Traffic) Peshawar.
42.	JTF JK02 P 700015157	Staff Training Institute Establishment Department.
43.	A- 5132 PR	DCO Peshawar.
44.	A- 2712 A.Abad	Section Officer (G) Transport Department.
45.	A- 1159	Mr.Habib Ali MD FHA W&S.
46.	A- 5154	Mr. Yunas Javed Director Provincial Disaster Management.
47.	8- 49989	RCO Kohat.
48	4047522	Secretary Agriculture.NWFP.
49.	2002749	P&D Department.

50.	2002750	P&D Department.
51.	0013068	C.M. Secretariat.
52.	6002398	C.M. Secretariat.
53.	0039966	C.M. Secretariat.
54.	2015409	Mr.Gul Zeb Khan Director STI.
55.	0047716	Secretary Home Department.
56.	7401491	C.M. House.
57.	6072978	C.M. House.
58.	7401456	Principal Secretary to Chief Minister.
59.	4018562	AIG Tele-Communication.
60.	4018446	AIG Tele-Communication.
61.	6072982	C.M House.
62.	6072983	Finance Department.
63.	A-1226PR	Mr. Alam Shah Director Local Government School Peshawar.
64.	SB 380 PK –980438	Mr. Muslim Jan Director Reclamation & Probation NWFP.
65.	SF 410 PK 436566	Syed Rasool Shah Deputy Secretay, Sports & Culture Department.
66.	SF 410 PK 437263	Section Officer (General) IT Department.
67.	A- 1651 PR	Registrar Cooperative Societies NWFP.
68.	SF 410-PR 437666	Commissioner Malakand Division.
69.	SF 410-PK-437665	Commissioner Malakand Division.
70.	A- 1030 Swat	Mr.Syed Kamran Shah Addl Secy: Benevolent Fund.
71.	2025871	C.M. House Peshawar.
72.	2027105	Finance Department NFC.
73.	PR-1939	Mr. Zubair Ahmad, Section Officer E-I Estab Department.
74.	A-1056	Deputy Secretary –II Higher Education Department.